ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

49

www.tanzeem.org

7تا13ربیع الثانی1439ھ/26دسمبر2017ءتایکم جنوری2018ء

اس شمارے میں

آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے

اللہ کے ہاں افضل و مقرب کون؟

مطالعۂ کلامِ اقبال (51)

یروشلم پر کس کا حق ہے؟

پہلے اپنے پیکر خاکی میں
جاں پیدا کرے

اشاریہ مضامین
ہفت روزہ ''ندائے خلافت''
2017ء

سرچشمۂ ہدایت

محمد رسول اللہ ﷺ پیغمبروں میں واحد پیغمبر ہیں جو ہر زمانہ اور ہر طرح کے حالات میں تقلید واقتداء کے لائق ہیں، جن کی زندگی میں ایک غریب اور ایک دولتمند کو، ایک کمزور اور ایک طاقتور کو، ایک تاجر اور ایک حاکم کو، ایک بھائی، ایک باپ کو، ایک بیٹے اور ایک شوہر کو، ایک معاہدہ کرنے والے اور ایک برسر جنگ آدمی کو، ایک مسرور اور ایک غمگین کو، ایک بیمار اور ایک تندرست کو، ایک جوان اور ایک بوڑھے کو مستقل ہدایات اور عملی نمونے حاصل ہوسکتے ہیں۔ پھر پیغمبروں کی صف میں تنہا وہ پیغمبر ہیں جن کی پوری زندگی کے واقعات، خلوت وجلوت کے حالات اور روحانی، جسمانی، اخلاقی اور مزاجی کیفیات پوری تفصیل اور پوری تاریخی صحت کے ساتھ محفوظ ہیں اور ہر شخص ان سے استفادہ کرسکتا ہے۔ پھر ان کے ساتھ ان کے ساتھیوں کی بھی تاریخ محفوظ ہے، جنھوں نے زندگی کے مختلف حالات، حکومت، دولت وقوت کے امتحانات اور ان کی تعلیمات میں خود کو کامیاب ثابت کیا۔

پھر ان کی شریعت میں وہ اصول وکلیات اور زندگی کے وہ حدود وقوانین ہیں جن پر ہر بدلے ہوئے زمانہ اور دنیا کے ہر مقام میں صالح تمدن، فاضل معاشرہ اور عادل سیاست کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے، اور انسانی صلاحیتوں کو نشوونما اور ترقی حاصل کرنے کا پورا موقع مل سکتا ہے اور جن کی روشنی میں یہ پوری دنیا اپنے کمال مطلوب کی طرف مجموعی حرکت کرسکتی ہے۔

مولانا ابوالحسن علی ندوی

الھدیٰ (784)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

علم الٰہی کی وسعت

سُورۃُ طٰہٰ | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 07 تا 0

وَاِنۡ تَجۡہَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّہٗ یَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰی ۝۷ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ لَہُ الۡاَسۡمَآءُ
الۡحُسۡنٰی ۝۸ وَہَلۡ اَتٰىکَ حَدِیۡثُ مُوۡسٰی ۝۹ اِذۡ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَہۡلِہِ امۡکُثُوۡۤا اِنِّیۡۤ
اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّیۡۤ اٰتِیۡکُمۡ مِّنۡہَا بِقَبَسٍ اَوۡ اَجِدُ عَلَی النَّارِ ہُدًی ۝۱۰

آیت ۷ ﴿وَاِنۡ تَجۡہَرۡ بِالۡقَوۡلِ﴾ ’’اور اگر تم بلند آواز سے کوئی بات کرو‘‘

اللہ کو پکارتے ہوئے‘ اس سے دعا یا مناجات کرتے ہوئے اگر تم لوگ اپنی آوازوں کو بلند کرو یا آہستہ رکھو‘ اسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا:

﴿فَاِنَّہٗ یَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰی ۝۷﴾ ’’وہ تو یقیناً جانتا ہے چھپی بات کو بھی اور نہایت مخفی بات کو بھی۔‘‘

آیت ۸ ﴿اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ لَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ۝۸﴾ ’’وہ اللہ ہے! اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اُسی کے ہیں تمام اچھے نام۔‘‘

اب یہاں سے آگے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ شروع ہو رہا ہے جس کے بارے میں بیشتر تفصیلات سورۃ الاعراف کے مطالعے کے دوران گزر چکی ہیں۔ چنانچہ یہاں وہ تفصیلات پھر سے دہرائی نہیں جائیں گی۔

آیت ۹ ﴿وَہَلۡ اَتٰىکَ حَدِیۡثُ مُوۡسٰی ۝۹﴾ ’’اور کیا آپؐ تک پہنچی ہے موسیٰؑ کی خبر؟‘‘

آیت ۱۰ ﴿اِذۡ رَاٰ نَارًا﴾ ’’جب اُس نے ایک آگ دیکھی‘‘

یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی اہلیہ کے ساتھ مدین سے مصر کی طرف واپس آ رہے تھے۔ اندھیری رات تھی‘ سردی کا موسم تھا اور راستے کے بارے میں بھی ان کے پاس یقینی معلومات نہیں تھیں۔ اس صورتِ حال میں جب آپؑ کو آگ نظر آئی ہو گی تو یقیناً آپؑ بہت خوش ہوئے ہوں گے۔

﴿فَقَالَ لِاَہۡلِہِ امۡکُثُوۡۤا اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا﴾ ’’تو اُسؑ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ آپ ذرا (یہاں) ٹھہریئے‘ مجھے آگ نظر آئی ہے‘‘

﴿لَّعَلِّیۡۤ اٰتِیۡکُمۡ مِّنۡہَا بِقَبَسٍ اَوۡ اَجِدُ عَلَی النَّارِ ہُدًی ۝۱۰﴾ ’’تاکہ میں لے آؤں تمہارے لیے اس میں سے کوئی انگارہ‘ یا میں پاؤں اس آگ (کی جگہ) سے کوئی راہنمائی۔‘‘

ممکن ہے مجھے وہاں سے کوئی چنگاری مل جائے جس کی مدد سے ہم آگ جلا کر تاپ سکیں‘ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں سے مجھے راستے کے بارے میں کوئی راہنمائی مل جائے۔ ایسا نہ ہو کہ رات کے اندھیرے میں ہم کسی غلط راستے پر چلتے رہیں۔

فرمان نبویؐ

تین طرح کے لوگوں کے لئے وعید

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ثَلَاثَۃٌ اَنَا خَصۡمُھُمۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ: رَجُلٌ اَعۡطٰی بِیۡ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَہٗ وَرَجُلٌ اِسۡتَاجَرَ اَجِیۡرًا فَاسۡتَوۡفٰی مِنۡہُ وَلَمۡ یُعۡطِہٖ اَجۡرَہٗ)) (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت کے دن میں تین طرح کے لوگوں کے خلاف مدعی ہوں گا۔

(1) جس نے میرا نام بیچ میں لا کر عہد (معاہدہ) کیا اور پھر اسے توڑ ڈالا۔

(2) آزاد شخص کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے فائدہ اٹھانے والا۔ اور

(3) جس نے مزدور سے کام تو پورا پورا لیا مگر اس کی مزدوری نہ دی۔‘‘

تشریح: یہ وعید کا انتہائی سخت پیرایہ ہے‘ جس سے ان افعال کی شناعت کا اظہار مقصود ہے‘ تاکہ مسلمان متنبہ رہیں‘ اور ان امور سے لازماً اجتناب کریں۔

اداریہ

مرزا ایوب بیگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے

صدر ضیاء الحق نے اپنے دورِ حکومت میں ایک موقع پر کہا تھا کہ آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے (معاشرے کے تمام طبقات بگڑ چکے ہیں)۔ اس بات کو کم و بیش چالیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس دوران آوا مزید تیزی سے بگڑا اور بگڑتا چلا گیا اور اب اس آوے کا بگاڑ اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ جب کوئی معاشرہ بگاڑ کی اس انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو ایسے معاشرے میں جو شے مکمل طور پر ناپید ہو جاتی ہے اور اس کا زندگی کے کسی بھی شعبہ میں سراغ نہیں مل رہا ہوتا، وہ عدل و انصاف ہوتا ہے۔ اِس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ معاشرہ دو حصوں میں منقسم نظر آتا ہے۔ ایک مقتدر حلقے اور مالی لحاظ سے مضبوط اور مستحکم لوگ، یہ لوگ بھی بلاواسطہ نہ سہی بالواسطہ طور پر اقتدار کے حصہ دار ہوتے ہیں اور مقتدر لوگوں پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ نظامِ حکومت یا طرزِ حکومت ملوکیتی ہو یا جمہوری اس سے ان کے اثر انداز ہونے میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔ بادشاہت اور شہنشاہیت میں دس ہزاری' بیس ہزاری اور دوسرے وڈیرے جاگیرداران کے تخت کے پائے ہوتے ہیں اور جدید جمہوریت میں بڑے تاجر اور صنعت کار حکمرانوں کو اپنا محتاج بننے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جمہوری حکمران مالی وسائل کے لحاظ سے مضبوط اور مستحکم افراد یا خاندان کے کندھوں پر سوار ہو کر ہی اقتدار تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ دوسرا طبقہ ان لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کا سارا دن بلکہ شب و روز دو وقت کی روٹی کمانے کی جدوجہد میں گزرتے ہیں تاکہ وہ جسم اور جان کا رشتہ قائم رکھ سکیں یا وہ اپنی سفید پوشی قائم رکھ سکیں۔

اس پس منظر میں پہلا طبقہ ظالم و جابر نظر آتا ہے اور دوسرا طبقہ مظلوم اور مجبور نظر آتا ہے۔ ہم نے سوچ سمجھ کر اور جان بوجھ کر یہ نہیں عرض کیا کہ پہلا طبقہ ظالم اور دوسرا طبقہ مظلوم ہوتا ہے بلکہ ''ایسا نظر آتا ہے'' کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ درحقیقت ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ واقعتاً آوے کا آوا بگاڑ کی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ صبر اور برداشت ایک طبقہ کی مجبوری ہے، اُس کی ضرورت ہے۔ اس لیے کہ ظالم کے پاس ظلم کا ارتکاب کرنے کی طاقت اور وسائل موجود ہیں اور وہ قوت کا بے دریغ استعمال کر کے ظلم ڈھا رہا ہے۔ ضمیر نامی کوئی شے' اخلاقیات' شرافت اور مروت اس کے ظلم میں حائل نہیں ہو رہی۔ معاشرے کا باریک بینی سے مطالعہ کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر مظلوم و مجبور عوام میں سے کوئی کسی اچانک چھپر پھاڑے جانے کی وجہ سے یا کسی انہونی سے مالی وسائل حاصل کر لیتا ہے یا اقتدار کی ڈیوڑھی تک رسائی حاصل کر لیتا ہے تو وہ زیادہ بڑا ظالم ثابت ہوتا ہے۔ الا ماشاء اللہ تو ہر طبقہ کے حوالے سے کہا جائے گا۔ ویسے بھی انگریزی کا محاورہ ہے execeptions prove the rule گویا اپنا status بدل لینے والا اس لیے مظلوموں کی فہرست میں تھا کہ وہ پہلے ظلم کی طاقت نہیں

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان' نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

7 تا 13 ربیع الثانی 1439ھ جلد 26
26 دسمبر 2017ء تا یکم جنوری 2018ء شمارہ 49

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مدیر: ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون: فریداللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد' طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس' ریلوے روڈ' لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67-اے علامہ اقبال روڈ' گڑھی شاہو لاہور-54000
فون: 36316638-36366638-
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور-54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 450 روپے
بیرونِ پاکستان
انڈیا---------------(2000 روپے)
یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ' منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

رکھتا تھا۔ تانگے والا فٹ کانسٹیبل کی نسبت اس لیے نرم خو اور صابر نظر آتا ہے کہ اس کے پاس دوسرا آپشن نہیں ہے۔ وجہ تسمیہ شرافت اور اخلاق کی بلندی نہیں بلکہ حالات کا جبر ہے۔ یہاں یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ یہ اس پاکستانی معاشرے کی بات ہو رہی ہے جو اپنے کرتوتوں کے اعتبار سے بگاڑ کی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اگر معاشرے کے کسی قابل ذکر حصے یا کسی طبقے کے دل و دماغ میں یہ بات سمائی ہوتی کہ انسان کے ہاتھوں انسان کا استحصال نہیں ہونا چاہیے اور وہ دین کے حوالے سے اور آخرت میں سرخرو ہونے کے حوالہ سے نہ سہی محض اخلاقی بنیادوں پر ہی اِس کے خلاف اِس فہم اور یقین کے ساتھ جدوجہد کر رہا ہوتا کہ حصول عدل تو انسان کا بنیادی حق ہے اور دیانت داری اچھی پالیسی ہے، تب بھی ہمارا معاشرہ کم از کم اس حال کو نہ پہنچتا جس جگہ آج کھڑا ہے۔

بدقسمتی اور کج روی کا اندازہ کریں کہ عوام کی عظیم اکثریت جسے ہم نے نظر آنے والا مظلوم طبقہ قرار دیا ہے وہ مظلوموں کی فہرست سے نکل کر ظالموں کے طبقہ میں شامل ہونے کے لیے دن رات تگ و دو کر رہا ہے جب کہ طاقتور طبقہ ایک طرف عوام کا استحصال کر رہا ہے اور دوسری طرف زیادہ سے زیادہ مالی وسائل حاصل کرنے اور اقتدار کو خود میں مرتکز کرنے کی خواہش میں باہم دست و گریباں بھی ہے۔ جمہوریت سے ہی بات کا آغاز کرتے ہیں کہ اِس کے چار پائے ہوتے ہیں مقنّنہ، عدلیہ، انتظامیہ اور میڈیا۔ مقنّنہ قانون بناتی ہے، انتظامیہ کے پاس قوتِ نافذہ ہوتی ہے اسے ہی حکومت کہا جاتا ہے۔ عدلیہ قانون کی تشریح کرتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی اس کے فرائض میں شامل ہے کہ جائزہ لے اور فیصلہ دے کہ کہیں مقنّنہ نے ایسا قانون تو نہیں بنا دیا جو ملکی آئین کے بنیادی ڈھانچے سے ٹکراتا ہو اور کہیں انتظامیہ نے اپنی قوت نافذہ کا غلط استعمال تو نہیں کر لیا۔ ایسی صورت میں اُس کے پاس فیصلے کا حتمی اختیار ہوتا ہے جسے دوسرے ادارے تسلیم کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔ البتہ اُن کے فیصلے پبلک پراپرٹی سمجھے جاتے ہیں۔ آپ فیصلوں کے نقائص اور اغلاط کی نشاندہی کر سکتے ہیں لیکن ججوں کی ذات کو ہدف تنقید نہیں بنا سکتے اور نہ ہی اُن کی نیت پر شک کا اظہار کر سکتے ہیں۔ سیاست دانوں کا حال یہ ہے کہ جمہوریت جمہوریت کا واویلا کرنے کے باوجود دنیا بھر سے نرالا رویہ اختیار کیے ہوئے ہیں جب سے سابق وزیر اعظم نواز شریف کو سپریم کورٹ نے آئین کی دفعہ 63(I)(F) کے تحت نااہل قرار دیا ہے۔ انہوں نے اس فیصلہ کے خلاف آسمان سر پر اُٹھایا ہوا ہے۔ وہ فیصلے میں قانونی سقم نکالنے کی بجائے پہلے ’’مجھے کیوں نکالا؟‘‘ کی گردان کر رہے تھے۔ اب براہِ راست فیصلہ کرنے والے ججوں پر ذاتی حملے کر رہے ہیں۔ اُن کی نیت پر کھلم کھلا شک وشبہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ عدالت عظمیٰ کے بنچ کے بارے میں یہ کہنا کہ مقدمہ شروع ہونے سے پہلے ہی فیصلہ کر لیا گیا تھا، پھر یہ کہ فیصلہ کہیں اور ہوا ہے، ججز نے تو محض دستخط کیے ہیں اور یہ کہ سکھا شاہی نہیں چلے گی وغیرہ وغیرہ۔ شاید اس سے زیادہ سنگین ذاتی حملے کرنا ممکن ہی نہیں۔ دو سال پہلے منظم دھاندلی کا فیصلہ سپریم کورٹ نے عمران خان کے خلاف اور میاں نواز شریف کے حق میں دیا تھا اس پر اگرچہ عمران خان نے واویلا نہیں کیا تھا، البتہ فیصلے پر اعتراض کیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ اعلیٰ ترین عدالت کا فیصلہ کبھی ایک فریق تسلیم نہیں کرے گا اور کبھی دوسرا فریق نہیں کرے گا تو ریاست کیسے چلے گی۔ وہ ایک جنگل کی صورت اختیار کر جائے گی۔ ادھر عدالت عظمیٰ کا معیار یہ ہے کہ ساری دنیا میں یہ تسلیم شدہ ضابطہ ہے کہ جج خود نہیں بولتے اُن کے فیصلے بولتے ہیں جب کہ ہمارے جج کبھی گاڈ فادر کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں اور کبھی کسی کو سیسلی مافیا قرار دیتے ہیں۔ حکمران سیاسی جماعت کا اخلاقی دیوالیہ پن اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ وہ سپریم کورٹ کی طرف سے ایک نااہل کردہ فرد کو دوبارہ اپنا صدر منتخب کر چکے ہیں۔ جہاں تک انتظامیہ کا تعلق ہے، اُن کی کارکردگی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت تاک میں رہتی ہے کہ کس کس صورت میں عوام کو ریلیف حاصل ہے، جیسے تیسے ہو اُس ریلیف کو ختم کیا جائے۔ بیوروکریسی خود کو انگریز کا حقیقی جانشین اور حاکم سمجھتی ہے۔ اُنہیں احساس ہی نہیں کہ وہ عوام کے فراہم کردہ سرمایہ سے تنخواہ لیتے ہیں۔ وکلا جو حقیقت میں قانون کے محافظ ہوتے ہیں وہ ہر دوسرے روز عدالتوں کے دروازے توڑ رہے ہوتے ہیں۔ معالج کو کسی زمانے میں مسیحا سمجھا جاتا تھا آج حالت یہ ہے کہ ڈاکٹر ہڑتال پر چلے جاتے ہیں تو ایمرجنسی بھی بند کر دیتے ہیں مریض تڑپتے رہیں ان کی بلا سے۔ پاکستان کے تاجر لوٹ مار میں اپنا ثانی نہیں رکھتے رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے میں اپنی چُھریاں مزید تیز کر لیتے ہیں۔ رہی بات فوج کی تو وہ ماضی قریب تک خود کو حکمرانوں پر حکمران سمجھتی رہی، گویا اب آوا ہ بگڑنے کی اُس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اس کا کچھ بھی نتیجہ نکل سکتا ہے؟ اللہ خیر کرے۔ اللہ مسلمانانِ پاکستان کو اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ ہمیں اپنے اور اپنے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین یا رب العالمین

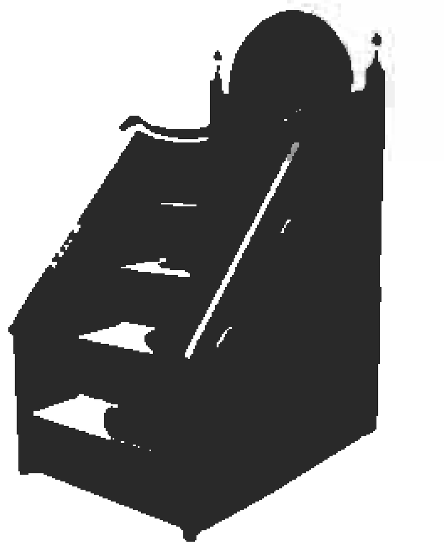

اللہ کے ہاں افضل و مقرب کون؟

سورۃ الحجرات کی آیات 13 اور 14 کی روشنی میں

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے 15 دسمبر 2017ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

محترم قارئین! پچھلے جمعہ ہم نے چھ ایسی اخلاقی برائیوں کے حوالے سے سورۃ الحجرات کے دوسرے رکوع کی ابتدائی آیات کی روشنی میں مطالعہ کیا تھا جنہیں عام طور پر برائیاں نہیں سمجھا جاتا لیکن ان سے اگر اجتناب نہ کیا جائے تو اس اُمت کے اندر جو وحدت ہونی چاہیے وہ پیدا نہیں ہوسکتی۔ یعنی جس طرح اسلام چاہتا ہے کہ یہ اُمت ایک بنیان مرصوص کی طرح ہو، اس اُمت کے لوگ آپس میں محبت واخوت کے رشتے میں اس طرح پروئے ہوئے ہوں کہ ان کے درمیان کے کوئی رخنہ نہ ڈال سکے، لیکن اگر ان چھ برائیوں سے ہم نہیں بچیں گے تو ایسا کبھی نہیں ہو سکے گا۔ یعنی یہ اُمت سیسہ پلائی ہوئی دیوار کبھی نہیں بن سکے گی۔ لوگوں کے دل پھٹے ہوئے ہوں گے، دل میں ایک دوسرے کے خلاف کدورتیں ہوں گی۔ زبان سے ایک دوسرے کا احترام کسی حد تک کیا بھی جا رہا ہو گا لیکن اندر کینہ بھرا ہوا ہوگا۔ وہ چھ برائیاں یہ ہیں کسی فرد یا قوم کا کسی دوسرے فرد یا قوم کا مذاق اُڑانا، طعنہ دینا، بُرے نام رکھنا یا نام بگاڑنا، بدگمانی، ایک دوسرے کی جاسوسی کرنا اور غیبت کرنا۔ یہ چھ برائیاں ایسی ہیں جن سے دلوں میں میل آجاتا ہے۔ جبکہ ہمارے دین کی تعلیمات یہ ہیں کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے بارے میں دل صاف ہونا چاہیے۔ اگر کہیں میل آ بھی جائے تو معاملے کو باقاعدہ ایڈریس کر کے اس میل کو ختم کیا جائے۔ لیکن ہم اندر ہی اندر اس میل کو پالتے رہتے ہیں اور پھر اسے وہاں تک پہنچا دیتے ہیں کہ وہ point of no return بن جاتا ہے۔ جبکہ یہ اُمت ایک وحدت تب بنے گی جب ان ساری چیزوں کا خیال رکھا جائے گا۔

اسی تناظر میں آج ہم ان شاء اللہ اگلی چند آیات کا مطالعہ کریں گے۔ فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى﴾ ”اے لوگو! ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے ایک مرد اور ایک عورت سے“

پچھلی آیات میں ہم نے پڑھا تھا کہ کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے۔ اسی کی وضاحت اس آیت میں نظر آتی ہے کہ تمام قومیں اور قبیلے دراصل ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں۔ یعنی ایک اعتبار سے پوری نوع انسانی ایک رشتے میں بندھی ہوئی ہے۔

((كُلُّكُمْ بَنُوْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ))

”تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔“

مرتب: ابو ابراھیم

لہٰذا یہ ساری نوع انسانی درحقیقت ایک ہی فیملی ہے البتہ:

﴿وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۚ﴾ ”اور ہم نے تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔“

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانوں میں بظاہر کچھ فرق نظر آرہا ہے، کوئی گورا ہے، کوئی کالا ہے، مشرق میں جائیں تو کسی اور رنگ ونسل اور قد کاٹھ کے لوگ ہیں، مغرب والے اور ہیں، افریقہ میں کچھ اور ہیں۔ ان کے خدوخال اور خصوصیات وعادات بھی بالکل مختلف ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سفید چمڑی زیادہ اونچا مقام رکھتے ہیں اور سیاہ چمڑی والے اس کے برعکس ہیں۔ ہرگز نہیں! بلکہ انسانیت کے ناطے سب برابر ہیں۔ ایک ہی باپ کی اولاد ہیں اور ایک باپ کی اولاد میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ بظاہر رنگ ونسل کی جو تقسیم ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ہی بنایا ہوا ایک میکنزم ہے جس کا مقصد صرف تعارف ہے۔ اس وقت دنیا میں ساڑھے سات ارب لوگ ہیں لیکن لوگ ایک دوسرے کو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ اس کا تعلق دنیا کے کس خطے اور کس نسل سے ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے میکنزم ہی ایسا بنایا ہے کہ شناخت میں آسانی رہتی ہے اور کسی بندے کو دیکھتے ہی اس کے پس منظر، علاقائی سوچ و مذہب کے حوالے سے ساری چیزیں ذہن میں آجاتی ہیں۔ اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ گویا رنگ ونسل کی بنیاد پر کوئی اونچا یا نیچا نہیں ہے بلکہ یہ تقسیم تعارف کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا اس تقسیم کی بنیاد پر یہ کہہ دینا کہ فلاں افضل ہے اور فلاں کم تر ہے، یہ اصل میں فساد کی جڑ ہے۔ جیسے ہٹلر نے کہا تھا کہ ہم سپیریئر نسل ہیں، نتیجہ میں کیا تباہی مچی اس کا احوال جنگ عظیم دوم کی تباہ کاریوں کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ آگے فرمایا:

﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ﴾ ”یقیناً تم میں سب سے زیادہ باعزت اللہ کے ہاں وہ ہے جو تم میں سب سے بڑھ کر متقی ہے۔“

عزت کی کوئی بنیاد اگر اللہ کی نگاہ میں ہے تو وہ تقویٰ ہے۔ لہٰذا برتری اور عزت کا معیار رنگ ونسل نہیں بلکہ تقویٰ اور خدا خوفی ہے اور ایک مسلمان معاشرے میں بھی گویا کہ زیادہ قابل احترام وہی ہونا چاہیے جس کے اندر تقویٰ ہو، جو اللہ سے ڈرنے والا ہو، جو اللہ کے احکامات کا سب سے زیادہ پاس رکھنے والا اور دینی اعتبار سے زیادہ حمیت رکھنے والا ہو۔ جو حضور ﷺ کے ساتھ، اسلام کے ساتھ، قرآن کے ساتھ، اللہ کے ساتھ اور اللہ کے نظام کے ساتھ زیادہ مخلص ہو۔ چنانچہ اللہ کے نزدیک تو فضیلت کی واحد بنیاد یہ ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿١٣﴾﴾ ”یقیناً اللہ سب کچھ جاننے

والا، ہر چیز سے باخبر ہے۔“

یہ تو اللہ ہی جانتا ہے کہ کس کے اندر کتنا تقویٰ ہے، کون اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ لہٰذا کسی انسان یا کسی قوم کو ہرگز زیب نہیں دیتا کہ وہ کسی دوسرے انسان یا قوم کو کمتر سمجھے۔ اس حوالے سے آنحضورﷺ نے نوع انسانی کو جو چارٹر دیا اس کی تفصیل خطبہ حجۃ الوداع میں ملتی ہے۔ فرمایا:

”لوگو! آگاہ ہو جاؤ۔ یقیناً تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے۔ خبردار! نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ کسی عجمی کو کسی عرب پر۔ اور نہ کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ کسی کالے کو کسی گورے پر۔ فضیلت کی بنیاد صرف تقویٰ ہے۔“ (مسند احمد)

آپؐ خود محمد عربیﷺ ہیں اور آپؐ کی قوم عرب ہے لیکن آپؐ نے سب سے پہلے عرب قومیت ہی کی نفی کی کہ کوئی عربی اپنے آپ کو دوسروں سے برتر نہ سمجھے۔ یہاں ایک بات خاص طور پر نوٹ کرنے والی ہے کہ بنی اسرائیل کے دلوں میں سب سے بڑا خناس یہی تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم سپریئر نسل ہیں اور یہ خناس ان کے اندر اس وجہ سے آ گیا تھا کہ انہوں نے دیکھا کہ دو ہزار سال سے نبوت و رسالت انہی کے خاندان میں چلی آ رہی ہے۔ لہٰذا وہ سمجھتے تھے کہ ہم بقیہ نوع انسانی سے ممتاز ہیں اور عملاً انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اصل میں انسان کہلانے کے حقدار ہم ہی ہیں۔ باقی سب گوئمز اور جنٹائلز ہیں۔ یعنی وہ انسان اور حیوان کے درمیان کی ایک تیسری مخلوق ہیں اور چونکہ ہم اصل انسان ہیں لہٰذا ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم ان کا استحصال کریں، ان کو استعمال کریں، جیسے انسان مویشیوں کو اپنے کام میں لاتا ہے۔ ان کے نزدیک ایک یہودی دوسرے پر ظلم نہیں کر سکتا لیکن غیر یہودی کے ساتھ ہر طرح کا ظلم روا رکھ سکتا ہے اس لیے کہ وہ انسانوں کی کیٹیگری میں ہے ہی نہیں۔ لہٰذا ان کے نزدیک تو ساری دنیا کو کچل دینا کوئی جرم نہیں اور جو کیمیکلز اور بائیوجیکل ہتھیار بن رہے ہیں، ان کے استعمال کے ذریعے وہ تو یہی چاہ رہے ہیں کہ نوع انسانی کی تعداد کم کرو، سارے معاملات اپنے کنٹرول میں کرو، سارے وسائل ہمارے پاس ہوں۔ لہٰذا شیطان جو انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے اس کے حقیقی چیلے اور اس کی نمائندگی کرنے والے اس وقت زمین پر جیوز ہیں۔ چنانچہ برتری کا خبط تباہی لاتا ہے۔ جیسے جرمنوں نے اپنے آپ کو برتر سمجھا اور پھر خود بھی تباہ ہوئے اور پوری دنیا کو بھی جنگ عظیم میں دھکیل دیا۔ چونکہ یہودی بھی اپنے آپ کو سپریئر سمجھتے ہیں اس لیے وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا حق ہے کہ ہم پوری دنیا کے انسانوں پر حکمرانی کریں اور انہیں غلاموں کی طرح استعمال کریں۔ جبکہ قرآن اس تصور کی مکمل نفی کرتا ہے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق نسلی اعتبار سے سب انسان برابر ہیں۔ البتہ اللہ کے نزدیک باعزت وہ ہے جو اللہ سے ڈرنے والا ہے۔ ظاہر ہے ڈرے گا وہی جو اللہ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ایمان باللہ یہ ہے کہ ہم اللہ کے بندے اور غلام ہیں، وہی ایک ہمارا مالک، خالق، آقا اور رب ہے۔ یہ ایمان رکھنے کے بعد جس میں جتنا زیادہ تقویٰ ہو گا وہ اللہ کے نزدیک اتنا ہی محترم ہے۔ انہی قرآنی اصولوں پر آپﷺ نے جو معاشرہ قائم کر کے دکھایا خطبۂ حجۃ الوداع میں بھی اسی کی ترجمانی ہے۔ اس حوالے سے بانی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مغربی مفکر ایچ جی ویلز نے تاریخ پر دو کتابیں لکھی تھیں۔ ان میں اس نے پوری انسانی تاریخ کا احاطہ کیا۔ وہ شخص حضورﷺ سے شدید بغض رکھنے والا تھا۔ آپﷺ کی خانگی زندگی پر اس نے بڑی سخت تنقیدیں کیں لیکن حجۃ الوداع کا پورا خطبہ نقل کر کے اس نے لکھا کہ یہ وہ ٹاپ لیول کے اصول ہیں جو اس سے پہلے بھی دوسرے انبیاء اور رسولوں کے ذریعے پہنچتے رہے لیکن پہلی مرتبہ محمد عربیﷺ نے ان اصولوں پر عملاً ایک معاشرہ قائم کر کے دکھایا۔ یعنی ایک طرف وہ اللہ کے رسولﷺ کا انتہائی دشمن ہے لیکن دوسری طرف مانتا ہے کہ ان اصولوں پر آپﷺ نے ایک معاشرہ قائم کر کے دکھایا۔ اس کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے صحابیؓ جو قریش کے سرداروں میں سے تھے وہ حضرت بلالؓ کو جب پکارتے تھے تو نہایت ادب و احترام سے سیدنا بلالؓ (یعنی ہمارے آقا اور سردار بلالؓ) کہہ کر پکارتے تھے۔ ورنہ اس سے قبل عربوں کو ایک تو اپنے اہل زبان ہونے پر بڑا ناز تھا اور پھر ان کو حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہونے کا بھی زعم تھا۔ جبکہ غلاموں کو وہ بالکل بھیڑ بکری کی طرح سمجھتے تھے۔ ان کی وہاں کوئی حیثیت نہیں تھی۔ بلکہ اگر کوئی غلام کسی نے آزاد کر بھی دیا تو پھر بھی وہ عرب معاشرے کے آزاد شہری کے حقوق نہیں حاصل کر سکتا تھا کیونکہ اس پر غلامی کا ایک مرتبہ داغ لگ گیا ہوتا تھا۔ لیکن آپﷺ نے جو معاشرہ قائم کیا اس نے ان تمام روایات کو سرے سے ہی ختم کر دیا اور آقا و غلام برابر ہو گئے۔ اسی وجہ سے ایچ جی ویلز لکھنے پر مجبور ہوا کہ محمد (ﷺ) نے صرف اصول نہیں دیے بلکہ اس بنیاد پر ایک معاشرہ عملاً قائم کر کے دکھایا۔ لیکن ہمارے ہاں اسلام لانے کے بعد بھی یہ تقسیم ختم نہیں ہوئی۔ ہندوؤں کے ہاں تو یہ معاملہ انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ اسی کا اثر ہمارے ہاں بھی ہے۔ کوئی مصلی ہے، کوئی سید ہے اور ان تقسیموں کی وجہ سے کچھ طبقات بالکل گرے ہوئے ہیں۔ جو چودھری ہے اس کے برابر کوئی دوسرا بیٹھ ہی نہیں سکتا۔ جو کمی ہے وہ اس کے برابر بیٹھنے کی ہمت بھی کرے گا تو قابل گردن زدنی قرار پائے گا۔ اس تقسیم کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ اسلام کی بنیادیں اُکھاڑنے والی چیز ہے۔ لیکن ابھی تک اگر ہمارے معاشرے میں یہ چیز موجود ہے تو اس کی وجہ شاید یہی ہے کہ ہمارے دلوں میں ایمان پوری طرح ابھی داخل نہیں ہوا۔ اسی کی ایک مثال آگے بیان ہو رہی ہے:

﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا﴾ ”یہ بدو کہہ رہے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔“

یہ سورت حضورﷺ کی حیات طیبہ کے بالکل آخری دور میں نازل ہوئی ہے۔ اس دور میں مکہ فتح ہو چکا تھا۔ مکہ عرب کا مرکزی شہر تھا اور عرب کے دارالحکومت کی حیثیت رکھتا تھا۔ سارے عرب قبائل کے بت بیت اللہ کے اندر رکھے ہوئے تھے۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو اس کا مطلب تھا کہ اب جزیرہ نما عرب پر مسلمان غالب قوت ہیں۔ لہٰذا اب دور دور سے بدو آ رہے تھے اور جوق در جوق مسلمان ہو رہے تھے۔ بلکہ مختلف قبائل کے سردار جب آ کر اسلام قبول کر لیتے تھے تو ان کے ساتھ پوری برادری اسلام لے آتی تھی۔ یہ بڑی عجیب صورت حال ہے کہ یہ لوگ کلمہ پڑھ لیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

﴿قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا﴾ ”(اے نبیﷺ ان سے) کہہ دیجیے: تم ہرگز ایمان نہیں لائے ہو بلکہ تم یوں کہو کہ ہم مسلمان (اطاعت گزار) ہو گئے ہیں“

﴿وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ﴾ ”اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔“

یعنی ابھی تم مومن نہیں ہوئے بلکہ مسلمان ہوئے ہو اور مومن تب ہو گے جب تمہارے دلوں میں ایمان اترے گا۔ یہ بڑی اہم بات ہے کہ کوئی بھی شخص کلمہ پڑھ لے تو اس کو مسلمان شمار کر لیا جاتا ہے لیکن ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ واقعی اللہ کو اپنا رب مانتا ہو، محمد رسول اللہﷺ کو دل و جان سے اللہ کا رسول اور اپنا ہادی اعظم سمجھتا ہو۔ آخرت پر اور قرآن کی حقانیت پر اسے دلی یقین ہو۔ حضورﷺ نے جو کچھ فرمایا وہ سب اپنے لیے واجب العمل سمجھتا ہو۔ یعنی ایمان دلی یقین کا نام ہے۔ جبکہ اسلام کا مطلب ہے مطیع ہو جانا، سرنڈر کر دینا۔ جیسے کسی شخص نے دیکھا کہ اب

اسلام غالب قوت ہے، مسلمانوں کی حکومت ہے، لہٰذا اب مزاحمت کا کوئی فائدہ نہیں تو اسلام قبول کر لیا۔ گویا ان لوگوں کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ جبکہ ایک مکی دور تھا جب اسلام مغلوب تھا تو اسلام لانے والا سو دفعہ نہیں بلکہ ہزار دفعہ سوچتا تھا۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ حضور ﷺ جو فرما رہے ہیں وہ بالکل سچ ہے، قرآن بھی دل میں اُترتا محسوس ہو رہا ہے اور یقین بھی ہو رہا ہے کہ یہ انسان کا کلام ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن سوچتا تھا کہ ایمان کیسے لاؤں؟ کیونکہ اگر ایمان لے آیا تو مار پڑے گی۔ پورا معاشرہ مخالف ہو جائے گا۔ لیکن ان میں عزیمت تھی۔ جب ایک دفعہ ایمان دل میں آ گیا تو اب ہرچہ بادا باد۔ ہر قربانی کے لیے تیار ہو جاتے تھے کیونکہ دل میں یقین ہو گیا۔ لیکن فتح مکہ کے بعد صورتحال اس کے بالکل برعکس تھی۔ اب اسلام غالب تھا اور لوگوں کو پتا تھا کہ حکومت مسلمانوں کی ہے۔ اگر مسلمان نہیں ہوتے تو پتا نہیں ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ لہٰذا اب کفر میں رہنا مشکل ہو گیا تو مسلمان ہو گئے۔

اس میں ہمارے لیے بھی راہنمائی ہے۔ کیونکہ ہم بھی کچھ اسی صورت حال سے گزر رہے ہیں۔ ہم نے بھی اللہ کے دین کو اور حضور ﷺ کی دعوت اسلام کو سوچ سمجھ کر اور غور و فکر کر کے اپنے شعوری ارادے سے قبول نہیں کیا۔ بلکہ ہمیں اسلام موروثی طور پر مل گیا۔ مسلمان گھرانے میں پیدا ہو گئے تو بس اس وجہ سے مسلمان ہیں۔ اس کے بعد ہم نے سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کی کہ اسلام اصل میں ہے کیا؟ بجائے اس کے دوسری چیزیں ہمارے نزدیک زیادہ اہم ہیں۔ بلکہ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جسے تشویش ہے کہ ہم ایسے گھرانوں میں کیوں پیدا ہو گئے کہ ہمارے ساتھ اسلام کا لیبل لگ گیا جو دنیا میں ترقی کے حوالے سے بڑی رکاوٹ ہے اور جو ترقی یافتہ قومیں ہیں ان کے اندر اپنی کوئی حیثیت منوانا بڑا مشکل ہو گیا ہے۔ لہٰذا جو اسلام کا لاحقہ ساتھ لگا ہوا ہے اس سے بھی جان چھڑانے کی کوشش میں ہیں۔ کئی باہر جا کر اعلان بھی کر دیتے ہیں۔ یعنی ہم بھی گویا اسی کیفیت سے دوچار ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

﴿وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ۭ﴾ ’’لیکن اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو گے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کوئی کمی نہیں کرے گا۔‘‘ ﴿اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑭﴾ ’’یقیناً اللہ بہت بخشنے والا، بہت مہربان ہے۔‘‘

یعنی تم چونکہ سازش کے تحت مسلمان نہیں ہو رہے، بلکہ تم نے سمجھا کہ اسلام غالب ہو گیا تو اب یہی ٹھیک ہوگا کہ ہم بھی اسلام لے آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے اس اسلام کو بھی قبول فرما لے گا اور جو تم عمل کرو گے اس میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ دیکھنا یہ ہے کہ تمہارا طرزِ عمل کیا ہے۔ اس میں ہمارے لیے بھی راہنمائی ہے۔ ہم مسلمان ہیں مگر یہ ہمارا اپنا فیصلہ نہیں تھا، مسلمان گھرانے میں پیدا ہو گئے۔ اب اگر ہم مسلمانوں ہی کی طرح سارے معاملات کریں تو گویا اللہ کے ہاں ہمارا یہ اسلام بھی قبول ہے اگرچہ اسلام کے خلاف سازشیں نہ کر رہے ہوں۔ چونکہ ایک طبقہ وہ بھی تھا جو اسلام کی جڑیں کاٹنے کے لیے مسلمان ہو گیا تھا۔ کلمہ پڑھ لیا لیکن جب مشکلات سامنے آئیں اور دیکھا کہ جہاد و قتال کے مراحل سے گزرنا پڑے گا تو آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ اب دوستیاں یہودیوں کے ساتھ ہونی شروع ہو گئیں اور مدینے میں یہود کے تین قبائل موجود تھے جو ایسے عناصر کی سرپرستی کرنے والے تھے جو بظاہر تو مسلمان تھے لیکن اندر سے مسلمانوں کی جڑیں کاٹ رہے تھے۔ یہ منافق تھے جو سخت ترین عذاب کے مستحق ٹھہرے۔ لیکن اگر کسی کے اندر اسلام کے خلاف منفی جذبہ نہیں ہے اور وہ اسلامی تعلیمات پر عمل بھی کر رہا ہے تو اس آیت میں بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو قبول فرما لے گا۔ یعنی انسان اگر فرائض دینی پر کاربند ہو جائے تو اول تو اللہ قبول کر رہا ہے اور اسی کی برکت سے ایمان بھی جزئیت ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس آیت کا مزید مطالعہ ان شاء اللہ آئندہ شمارے میں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

سلسلہ وار 51 مطالعۂ کلامِ اقبال

انجینئر مختار فاروقی
0301-6998587
Email:hikmatbaalgha@yahoo.com

7 مردِ حُر

26 سینۂ ایں مرد می جوشد چو دیگ — پیش او کوہِ گراں یک تودۂ ریگ!

اس (آزاد) مرد کا سینہ دیگ کی طرح جوش مارتا ہے اس کے سامنے کوہِ گراں کی حیثیت ریت کے ایک تودہ کی ہے

27 روزِ صلح آں برگ و ساز انجمن — ہم چو بادِ فرودیں اندر چمن

امن کے زمانے میں وہ (آزاد انسان) محفل کی رونق ہوتا ہے چمن میں موسم بہار کی ہوا کی طرح خوشیاں بکھیرتا ہے

28 زورِ کیں آں محرمِ تقدیر خویش — گورِ خود می کندد از شمشیر خویش

جنگ کے دن وہ اپنی تقدیر سے باخبر ہوتا ہے وہ اپنی تلوار سے (دشمنوں کو بہادری سے مارتا ہے تاکہ دشمن اس کو ماردیں یوں وہ) اپنی قبر خود کھودتا ہے

29 اے سرت گردم گریز از ما چو تیر — دامن او گیر و بے تابانہ گیر

(اے مردِ حر) میں تجھ پر قربان جاؤں تو ہم سے تیر کی طرح نکل گیا ہے (اے مسلمانو! تم ایک غلام قوم ہو اٹھو! اور) اس کا دامن پکڑ لو اور بے خوف ہو کر پکڑ لو

30 می نہ روید تخم دل از آب و گل — بے نگاہے از خداوندانِ دل

(آزادی کا جذبہ) آب و گل سے دل کا بیج نشوونما نہیں پاتا بلکہ صرف صاحب دل لوگوں کی نگاہ سے ایسا ہوتا ہے

31 اندر ایں عالم نیرزی با خسے — تا نیاویزی بدامانِ کسے!

(اے مسلمان قوم) اس دنیا میں تمہاری قیمت ایک تنکے کے برابر نہیں جب تک تم کسی (صاحب دل آزادی پسند لیڈر) کا دامن نہیں تھام لیتے

26۔ علامہ اقبال کی نگاہ تاریخ عالم پر ہے اور بالخصوص مسلمانوں کی تاریخ پر۔ اُن کی نگاہ میں بدر و حنین کے معرکے اور حضرت محمد بن قاسمؒ اور حضرت طارقؒ بن زیاد جیسی شخصیات ہیں وہ نور الدین زنگیؒ اور صلاح الدین ایوبیؒ جیسے مردانِ حُر کے مدّاح ہیں۔ ٹیپو سلطان ان کا 'شاہین اور 'مردِ حُر' تھا۔ ان کے ہم عصروں میں تحریک خلافت کے رہنماؤں کے کام سے قوم میں بیداری پیدا ہوئی تھی۔ آزادی کے متوالے مردانِ حُر مسلمان قوم کی غلامی اور بے حسی پر روتے ہیں اور ان کے سینے میں 'چولہے پر دیگ' کی طرح اُبال آتا ہے۔ وہ پہاڑوں کو ایک ریت کے تودے کے برابر اہمیت نہیں دیتے ایسے ہی مردانِ حُر اور انقلابی لوگوں کے کردار کے بارے علامہ اقبال کے الفاظ ہیں: دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا..... سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی۔۔ شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن...... نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

27-28۔ امن کا زمانہ ہو اور دوستوں کی محفل، بندہ مومن یا مردِ حُر محفل کی جان ہوتا ہے محفل آرائی میں با مقصد گفتگو، ہنسی مذاق اور مہذّب انداز میں ہلکا پھلکا طنز و مزاج بھی ہوتا ہے وہ رونق محفل ہوتا ہے۔ اس کے لبوں سے نکلا ہوا ہر لفظ دوستوں، مداحوں اور جانثاروں کے لیے روح افزا اور جانفزا ہوتا ہے۔ ان کے قلب و جگر کو سکون بخشتا ہے۔ وہ ماحول میں خوشیاں بکھیرتا ہے اس کے ساتھی ان محفلوں سے حوصلہ پاتے ہیں۔ جنگ اور مقابلہ کے دن وہ بزدلی نہیں دکھاتا نہ چھپ کے بیٹھتا ہے اور بے گناہ مارا جاتا ہے بلکہ وہ آگے بڑھ کر دشمنوں کی صفوں میں گھستا ہے ان کے منصوبے ناکام بناتا ہے انہیں نقصان پہنچاتا ہے اور اسی تگ و دو میں اللہ کے حضور جان کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

اسلام میں خودکشی تو حرام ہے مگر میدان جنگ میں دشمنوں کی صفوں میں گھس جانا کہ وہ مجھے شہید کر دیں یہ عین رضائے الٰہی ہے اور رضائے الٰہی کا حصول ہی مردِ حُر کی اصل خواہش ہوتی ہے۔

29۔ جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، علامہ اقبال کے نزدیک برطانوی ہند میں امت مسلمہ کی غلامی کے اس دور میں مردانِ حُر نایاب ہیں بالخصوص 4 جنوری 1931ء میں مولانا شوکت علی جوہر کی لندن میں وفات (اور تدفین بیت المقدس) کے بعد تو اسلامیانِ ہند میں مخلص اور باصلاحیت قیادت کا فقدان تھا، محمد علی جناح بھی کانگریس میں رہتے ہوئے ہندو مسلم اتحاد کی کوششوں سے ناامید ہو کر اور ہندو کے گھناؤنے اور ناقابل اعتبار کردار سے بددل ہو کر انگلستان جا آباد ہوئے تھے۔ علامہ کو اس واقعہ (تیر کمان سے نکلنے) کا صدمہ تھا (جو بعد ازاں علامہ ہی کی لگاتار کوششوں اور انگلستان کے اسفار کے نتیجے میں محمد علی جناح کی، مسلم لیگ کی قیادت سنبھال کر ملت اسلامیہ ہند کی ڈوبتی کشتی کو کنارے لگانے کی خاطر، ہندواپسی ہوئی اور انہوں نے کمال استقامت اور مہارت سے سوئی ہوئی اقلیت 'مسلمان' کے حقوق کی جنگ لڑی اور پاکستان جیسا دنیا کا پانچواں بڑا ملک دنیا کے نقشے پر سجا کر دکھا دیا۔ ملت اسلامیہ نے اسی جدوجہد میں انہیں قائداعظم کا خطاب دیا جو 1930ء – 1947ء کے سیاسی تناظر میں صرف انہیں کی ذات کے بارے میں صحیح ترین خطاب تھا)۔ اے ملت اسلامیہ کسی مردِ حُر کو تلاش کرو اور اس کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ اور بے خوف ہو کر اس کا ساتھ دو۔ اللہ تمہارا (اور حق کا) حامی و مددگار ہوگا۔

30۔ اے مسلمانو! اچھی بود و باش سے آزادی کا جذبہ دل میں جاگزیں نہیں ہوتا بلکہ مخلص اور زندہ ضمیر قیادت اور نگاہ سے یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے اور پروان چڑھتا ہے۔

31۔ اے مسلمانو! وقت تیزی سے گزر رہا ہے اور تمہاری وقعت ایک تنکے کے برابر نہیں اگر کسی زندہ ضمیر اور مردِ حُر کے دامن سے وابستہ ہو کر جدوجہد آزادی میں تن من دھن نہ کھپا دو۔

یہودی اللہ کے باغی اور انسانیت کے مجرم ہیں۔ انہیں انبیاء کی مقدس سرزمین پر رہنے کا بھی حق نہیں دیا جا سکتا: ایوب بیگ مرزا

یروشلم پر سب سے زیادہ حق وہاں کے رہائشیوں کا ہے جو پانچ ہزار سال قبل وہاں آ کر آباد ہوئے تھے اور الحمدللہ وہ مسلمان ہیں: مومن محمود

اپنے انتخابی منشور پر عمل نہ کر سکنے کی وجہ سے ٹرمپ کی ریٹنگ امریکہ میں گر رہی تھی اس لیے اس نے یہ فیصلہ کیا: ڈاکٹر غلام مرتضیٰ

تاریخ گواہ ہے کہ عیسائیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نشانیاں دیکھ کر ہی یروشلم مسلمانوں کے حوالے کیا تھا: خالد محمود عباسی

یروشلم پر کس کا حق ہے؟ کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: آصف حمید

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: امریکی کانگریس نے 1995ء میں یروشلم میں اپنا سفارتخانہ قائم کرنے کا بل منظور کیا تھا۔ اس کے بعد امریکی صدور کلنٹن، بش اور اوبامہ نے صرف اپنی انتخابی مہمات میں یہ اعلان کیا کہ ہم یروشلم کو اسرائیل کا دارالخلافہ بنائیں گے۔ لیکن ٹرمپ نے آ کر اس پر دستخط بھی کر دیے۔ کیا وجہ ہے کہ پہلے صدور یہ نہیں کر سکے جبکہ ٹرمپ نے ایسا کر دیا؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: یروشلم دنیا کا ایسا خطہ ہے جس کے بارے میں قرآن حکیم میں آیا کہ ہم نے اس خطے کو بڑی برکتوں سے نوازا۔ بہت سے انبیاء وہاں مبعوث ہوئے۔ تالمود جو یہودیوں کی مقدس کتاب ہے اس میں بھی اس کا حوالہ موجود ہے کہ: "Ten measures of beauty descended to the world, nine were taken by Jerusalem."(Talmud: Kiddushin 49b) ۔ یہ خطہ بڑا بابرکت ہے۔ وہاں پر دنیوی اور معنوی روحانی نعمتیں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہاں پر قوموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب آتے رہے ہیں۔ ایک لحاظ سے مستقل وہاں پر شورش کی کیفیت بھی رہی ہے۔ دنیا کی تاریخ دس ہزار سال ہے اور یروشلم کی تاریخ پانچ ہزار سال پرانی ہے۔ 1947ء میں یو این او نے یروشلم کو انٹرنیشنل سٹی قرار دیا۔ اس کے بعد جب 1948ء میں اسرائیل قائم ہوا تو وہاں عرب اسرائیل جنگ ہوئی جس کے نتیجے میں یروشلم کے دو حصے کر دیے گئے۔ مشرقی حصہ اردن میں رہ گیا اور مغربی حصہ اسرائیل کے پاس آ گیا۔ لیکن اس کے باوجود یو این او کی قرارداد قائم تھی کہ یہ انٹرنیشنل سٹی ہے۔ اسرائیل نے اپنے قیام کے بعد ہی کہا تھا کہ ہمارا دارالخلافہ یروشلم ہوگا، لیکن وقتی طور پر وہ تل ابیب میں رہا۔ جب 1967ء میں عرب اسرائیل جنگ ہوئی تو اس کے نتیجے میں پورے یروشلم پر اسرائیل کا قبضہ ہو گیا اور آج تک وہ اسی کے قبضے میں ہے۔ اسرائیل کے اردن کے ساتھ تعلقات بھی اچھے ہو گئے لیکن وہ حصہ واپس نہیں کیا۔ حالانکہ مصر کا صنائی والا حصہ واپس کر دیا۔ سکیورٹی کونسل نے 1980ء میں قرارداد 476 پاس کیا جس میں یہ کہا گیا کہ اسرائیل یروشلم کو ملحق نہیں کر سکتا۔ لیکن اسرائیل کا اس پر دعویٰ رہا، اس پر بھی امریکہ نے ویٹو نہیں کیا بلکہ اس سے پرہیز کیا۔ اس کے دو مہینے کے بعد سکیورٹی کونسل نے قرارداد 478 پاس کیا جس کے جواب میں اسرائیل کی پارلیمنٹ نیسٹ نے ایک نیسٹ لاء پاس کیا اور کہا کہ یروشلم اسرائیل کا دارالخلافہ ہوگا۔ اور دنیا کو دعوت دی کہ وہ اپنے سفارت خانے وہاں منتقل کرے۔ اس کے بعد سے اسرائیل کی حکومت یہ چالاکیاں کرتی رہی کہ جب بھی کوئی فارن وفد آتے تھے ان سے میٹینگز وہ یروشلم میں کرتے تھے حالانکہ ان کا دارالخلافہ تل ابیب تھا اور سب کے سفارت خانے وہاں پر تھے۔ امریکن کانگریس نے یہ شرارت کی کہ 1995ء میں ایک بل پاس کیا کہ امریکہ کو چاہیے کہ وہ اپنا سفارت خانہ یروشلم میں منتقل کر دے اور اس کے لیے چار سال کا ٹائم فریم دیا کہ 1999ء تک یہ کام ہو جانا چاہیے۔ اس وقت کلنٹن صدر تھا۔ کلنٹن سے اوباما تک تقریباً 24 سال کا عرصہ بنتا ہے۔ اس دوران امریکی صدور کا موقف یہ رہا کہ ایگزیکٹو فیصلے حکومتوں کی فارن پالیسی کے مطابق ہوتے ہیں جن کا کانگریس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا یہ بل لا کر کانگریس نے اپنی حدود سے تجاوز کیا ہے۔ البتہ امریکہ کے صدر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ رائے دے سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر صدر کانگریس کے اس بل پر رائے دیتا رہا کہ حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ امریکی صدور نے ایک ٹھوس وجہ بھی سامنے رکھی کہ امریکہ چاہتا ہے کہ وہ فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان ثالث کا کردار ادا کرے۔ لہٰذا اگر ہم سفارتخانہ منتقل کریں گے تو ہماری ثالث کی حیثیت نہیں رہے گی۔ ٹرمپ نے بھی شروع میں دوسرے صدور والی پالیسی ہی اپنائی لیکن اب اس نے یہ اعلان اس لیے کیا کیونکہ اس کا جو منشور تھا کہ میں امریکہ میں باہر کے لوگوں کا آنا بند کر دوں گا، امیگریشن بند کر دوں گا، اس پر عمل درآمد کچھ بھی نہیں کر پایا۔ جس کی وجہ سے امریکہ میں اس کی ریٹنگ بہت نیچے جا رہی ہے۔ لہٰذا اس نے سوچا کہ میں کوئی ایسا قدم اٹھا لوں تاکہ میں کہہ سکوں کہ میں نے اپنے منشور پر یہ عمل کیا ہے۔ دوسرا اس کا خیال تھا کہ اگر میں یہ کروں گا تو جیوز میں میری ریٹنگ اوپر جائے گی۔ لیکن اس کے فیصلے کے خلاف امریکہ میں جیوز نے بھی مظاہرے کیے ہیں۔

سوال: اس وقت یروشلم پر اسرائیل کا قبضہ ہے اگر اسرائیل اس کو دارالحکومت قرار دیتا ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: اگر آپ تاریخ کا جائزہ لیں تو دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے یہودی ایک قانون شکن، سرکش اور فسادی قوم ہے۔ یعنی انہوں نے دنیوی اور شرعی قانون کو توڑا ہے۔ قرآن مجید میں یہ باتیں موجود ہیں۔ فرعون کی غلامی سے آزادی کے بعد کبھی یہ بچھڑے کی عبادت میں مشغول ہو گئے اور کبھی جانتے بوجھتے اللہ کی نافرمانی کی۔ ظاہر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام جس دین کا پرچار کر رہے تھے اس دین کو قائم ہونا تھا، اس کے لیے جغرافیائی لحاظ سے کسی جگہ کی ضرورت تھی۔ اللہ نے ماحول پیدا کیا اور ان کو

ارض مقدس تک پہنچا دیا اور انہیں کہا کہ اب جنگ کرو۔ لیکن انہوں نے جنگ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم اور تمہارا رب اِن سے جنگ کریں ہم تو یہاں بیٹھیں ہیں۔ حالانکہ انہیں پوری پلاننگ دی گئی تھی کہ اس طرح اس شہر پر قبضہ کیا جا سکتا ہے۔ پھر انہوں نے یوم سبت کے حوالے سے تجارتی مکر کیا جس پر اللہ نے انہیں عبرت انگیز سزا دیتے ہوئے ان کی شکلیں بگاڑ دیں۔ اسی طرح دنیوی معاملے میں دیکھیے کہ انہوں نے کیا کیا؟ یو این او اور سلامتی کونسل ہمارے خلاف کئی باتیں کرتی ہیں لیکن ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کیونکہ ہم ان کے ممبر ہیں۔ لیکن اسرائیل کی ریاست 1948ء میں قائم ہوئی۔ اس وقت سے لے کر آج تک دنیا کی کسی قوم نے جو سلامتی کونسل کی ممبر ہو، اتنی قانون شکنی نہیں کی جتنی انہوں نے کی ہے۔ یعنی اقوام متحدہ کے رولز کو توڑا۔ خاص طور پر یو این او کی قرارداد 478 کی انہوں نے خلاف ورزی کرتے ہوئے وہاں بستیاں آباد کیں۔ یعنی یہ سلامتی کونسل یا یو این او کا رول ماننے کے لیے تیار ہی نہیں ہیں۔ لہٰذا ایک ایسی بددیانت، قانون شکن قوم کو کیسے ایک مقدس سرزمین میں رہنے کا حق دیا جا سکتا ہے اور جب رہنے کا حق نہیں تو پھر دارالحکومت قائم کرنے کا کیا سوال؟ اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ ایک فسادی قوم ہے، یہ اللہ کی مغضوب علیھم قوم ہے اور انہیں دنیوی لحاظ سے بھی پسند نہیں کیا جاتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان کی دولت، ان کے میڈیا اور ان کی سازشوں کی وجہ سے لوگ خوفزدہ ہیں۔ وگرنہ ہٹلر نے کہا تھا کہ میں نے چند یہودی اس لیے چھوڑ دیے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ میں نے ان کو کیوں مارا؟ لہٰذا آپ دارالحکومت کی بات کرتے ہیں میں کہتا ہوں ان کا وہاں رہنے کا بھی کوئی جواز نہیں ہے۔

سوال: یہودی، مسلمان اور عیسائی یروشلم پر اپنا حق سمجھتے ہیں۔ یروشلم اصل میں ہے کس کا؟

خالد محمود عباسی: اگر دنیا میں کوئی دلیل کی بات ماننے والا ہو تو اس کے سامنے دلائل دیے جا سکتے ہیں لیکن یہاں تو جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا قانون چلتا ہے۔ اسرائیل یروشلم پر 1967ء میں قابض ہوا ہے اور یہ وہ دور تھا جب یو این او بن چکی تھی اور عالمی قوانین نافذ ہو چکے تھے اور کسی بھی ملک کے خلاف جارحانہ اقدام منع قرار پا چکا تھا، اس کے باوجود اسرائیل نے یہ سب کچھ کیا اور دنیا کا کوئی قانون حرکت میں نہیں آیا اور اب بات شروع ہو گئی ہے کہ حق ہی اس کا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جو قبضہ کر لے اس کا حق ہے یعنی آپ دوسرے کے پلاٹ پر قبضہ کر لیں اور اس کے بعد اس پر آپ کا حق ہوگا۔ اسرائیل اس وقت ایک عالمی قبضہ گروپ ہے۔ جس کی پشت پر عالمی طاقتیں ہیں۔ اس کا فیصلہ تو جنگ کی صورت میں ہی ہوگا جیسے کہ پیشین گوئیاں ہیں۔ خود مسلمانوں میں اگر کوئی کنفیوژن ہے تو اس کے لیے دلائل دیے جا سکتے ہیں تاکہ ہمیں خود اطمینان ہو جائے کہ ہم ایک برحق جنگ لڑنے جا رہے ہیں۔ اس کے لیے سب سے پہلے تو ہمارے پاس دینی و مذہبی دلیل ہے کہ خانہ کعبہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس شعائر اللہ ہیں۔ یہ اللہ کی زمین پر نشانیاں ہیں، اللہ نے خود انہیں نشانیاں قرار دیا ہے۔ یعنی یہ زمین کے اوپر اللہ تعالیٰ کے سفارت خانے ہیں۔ لہٰذا وہاں رہنے کا حقدار وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ سفیر معین کرے۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو اور آپ ؐ کے بعد آپ ؐ کی اُمت کو انبیاء کا وارث بنایا ہے۔ لہٰذا دین و مذہب، خاص طور پر وہ ادیان جنہیں ہم ابراہیمی مذاہب کہتے ہیں، کی بنیاد پر یہ دلیل Valid ہے اور تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مسلمانوں کو عیسائیوں نے حضرت عمر ؓ کی نشانیاں دیکھ کر القدس کو ان کے حوالے کیا تھا۔ یعنی ان کی کتابوں میں یہ بات پہلے سے لکھی ہوئی تھی کہ القدس کے وارث جو لوگ بنیں گے ان کی نشانیاں ایسی ہوں گی۔ یعنی وہ بھی مانتے تھے کہ اس کے وارث، اس کے متولی اب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بنا دیا ہے۔ ہمارے لیے تو اصل دلیل یہ بنتی ہے۔ باقی اگر کوئی عقلی دلیل مانگے تو وہ یہ ہے کہ یروشلم پر مسلمانوں کا قبضہ یہودیوں کے مقابلے میں زیادہ رہا ہے۔ اگر نسلی بنیاد پر دیکھیں تو پھر فلسطینیوں کا حق زیادہ بنتا ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہاں کے مقامی نہیں تھے، بلکہ وہ عرب بھی نہیں تھے۔ انہوں نے عراق سے جا کر اپنی نسل کو یہاں آباد کیا تھا۔

> **یہودیوں کو زیادہ خطرہ اب صرف پاکستان سے ہے اس لیے یہاں بھی انتشار پھیلانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔**

مومن محمود: پہلی بات یہ ہے کہ وہاں پر رہنے والوں کا سب سے پہلا حق ہے اور ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ وہاں کے اصل رہائشی کون ہیں۔ وہاں کی تاریخ اس وقت پانچ ہزار سال قبل مسیح تک جاتی ہے۔ اس تاریخ کو سامنے رکھیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ یہاں عرب سے کچھ لوگ آ کر آباد ہوئے تھے۔ موجودہ فلسطینی وہی عرب ہیں جو پانچ ہزار سال قبل یہاں آئے تھے۔ ان پانچ ہزار سال میں یہودی یہاں صرف چار سو سال رہے ہیں اور اب یہودیوں کو ساری دنیا میں پھیلے ہوئے دو ہزار سال ہو گئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے یروشلم پر وہاں کے رہائشیوں کا حق ہے اور وہ عرب ہیں اور اللہ کے فضل سے وہ مسلمان ہیں۔ لہٰذا اس اعتبار سے وہاں مسلمانوں کا حق ہے۔ باقی یہودیوں کا یہ کہنا کہ یہ ہمارا مذہبی حق ہے تو یہ حق پھر مذہب کی بنیاد پر ہی ثابت ہوگا۔ ہمیں پتا ہے کہ مذہب اللہ کی طرف سے ملتا ہے۔ انہیں ثابت کرنا پڑے گا کہ اللہ نے کہاں بلا شرط ان سے کہا ہے کہ یروشلم تمہارا ہے۔ لہٰذا ایسی کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ اس سرزمین پر اصل حق انبیاء کے وارثین کا ہے، جو تمام انبیاء کو مانتے ہیں، اور اللہ کے نبی ﷺ کا وہاں تمام انبیاء کی امامت کروانا گویا اس بات کی علامت تھی کہ اللہ کے نبی ﷺ اب تمام انبیاء کے وارث ہیں اور آپ ؐ کے بعد آپ ؐ کی امت تمام انبیاء کی وارث ہے کیونکہ حق ان کے پاس ہے اور تمام انبیاء کو یہ مانتے ہیں۔ لہٰذا اس سرزمین پر اگر کسی کا مذہبی حق بھی بنتا ہے تو وہ مسلمانوں کا ہے۔

سوال: سیاسی لحاظ سے یہودی دو بڑے گروہوں میں تقسیم نظر آتے ہیں۔ Zoinists یہودیوں نے اسرائیل کی ریاست قائم کی اور اس کو بڑھا کر گریٹر اسرائیل بنانا چاہتے ہیں جبکہ آرتھوڈاکس اس ریاست کے سخت مخالف ہیں۔ ان دونوں کے نظریات میں اتنی دوری کیوں ہے؟

خالد محمود عباسی: پہلی بات یہ ہے کہ جو الٹرا آرتھوڈاکس ہیں وہ بھی کوئی اصلی یہودی نہیں ہیں۔ صیہونی یہودی بھی نسلی یہودی نہیں ہیں۔ یہ زیادہ تر اشک نازی ہیں اور لیڈ وہی کر رہے ہیں۔ لیکن بہت سے نسلی یہودی بھی اس زمانے کی لہر کے ساتھ بہہ گئے ہیں اور وہ بھی صیہونی ہو گئے ہیں۔ یہ ذرا سیکولر اور لبرل مزاج کے یہودی ہیں یعنی اس طرح کے بنیاد پرست یہودی نہیں ہیں۔ یہ تقسیم اکثر مذاہب میں بھی ہے۔

مومن محمود: زائینسٹ (صیہونی) اصل میں اسرائیلی یہودی ہیں ہی نہیں۔ یہ اشک نازی یہودی ہیں جو یورپین تھے اور کسی زمانے میں یہودی ہو گئے۔ انہوں نے ہی اس سیاسی ایجنڈے کو باقی یہودیوں پر لاگو کیا اور اس وقت اسرائیل پر انہی کی حکمرانی ہے۔ جبکہ جو اسرائیلی یہودی ہیں وہ تو اس وقت دنیا میں کہیں بھی حکمرانی رکھتے ہی نہیں۔ جو اسرائیلی آرتھوڈاکس ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ جب ہمارا مسایاح (مسیح الدجال) آئے گا تو ہماری جلاوطنی ختم ہوگی۔ یعنی وہ ہمیں اکٹھا کرے گا اور پھر ہماری

حکمرانی پوری دنیا پر ہوگی۔ جبکہ جو صہیونی یہودی ہیں وہ اس رائے کو غلط سمجھتے ہیں کہ جب تک مسایاح نہیں آتا ہمیں کچھ نہیں کرنا چاہیے۔ لہٰذا صیہونیوں کی رائے یہ بنی کہ ہمیں اپنے مسیح کے آنے سے پہلے اس کی راہ ہموار کرنی چاہیے یعنی گریٹر اسرائیل کے قیام کی کوشش شروع کر دینی چاہیے اور جب اسرائیلی ریاست بن جائے گی تو یہ گویا ایک بنیاد ہوگی جس کی بناء پر وہ مسایاح (دجال) آ کر حکمرانی کرے گا اور اپنی حکمرانی کو وسعت دے گا۔

سوال :اگر نائن الیون کا ڈرامانہ ہوا ہوتا اور اس کی آڑ میں مسلمان ممالک کو تباہ اور جہادی عناصر کو کچلا نہ گیا ہوتا تو کیا آج ٹرمپ کو یہ ہمت ہوتی کہ وہ یہ اعلان کر سکتا؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ :بالفور ڈیکلریشن، دوسری جنگ عظیم میں پرل ہاربر کا واقعہ اور حالیہ نائن الیون کا واقعہ، یہ سارے ڈرامے ہی تھے۔ اس کے بعد اسرائیل کو جن ممالک سے خطرہ ہو سکتا تھا ان میں مصر، شام اور عراق شامل تھے جنہیں کچھ نائن الیون کے بہانے اور پھر عرب سپرنگ کے ذریعے تباہ کر دیا گیا۔ اصل میں یہ ساری چیزیں پہلے پلان کر کے اس کے بعد اب ٹرمپ سے اعلان کروا دیا گیا ہے۔ یعنی مسلم امہ کے اندر جو مزاحمت تھی اس کو پہلے بالکل ختم کر دیا گیا۔ مسلمانوں میں جو بھی جہادی طبقات ہو سکتے تھے داعش کے ذریعے خلافت کے نام پر اکٹھا کر کے ان کی بیخ کنی کر دی گئی اور اب 41 ممالک کی جو مشترکہ فوج بنائی گئی ہے اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہر مسلمان ملک اپنے شہریوں میں سے چن چن کر ایسے لوگوں کو مارنا شروع کر دے جو خلافت یا جہاد کا نام لیں۔ پاکستان بے شک اسرائیل سے دور ہے لیکن ان کی نظریں پاکستان پر بھی ہیں۔ کیونکہ ان کو اب پاکستان سے ہی زیادہ خطرہ ہے اسی لیے یہاں پر بھی انتشار پھیلانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

ایوب بیگ مرزا :اللہ تعالیٰ کسی قوم کو نہ زبردستی غالب کرتا ہے اور نہ کسی قوم کو زبردستی مغلوب کرتا ہے۔ مسلمان جب رات کے راہب اور دن کے شہسوار تھے تو اس وقت مسلمان ایک سپر پاور تھے۔ شاید آج کا مسلمان تاریخ سے نابلد ہے۔ وہ سمجھتا ہوگا کہ شاید ازل سے ہی امریکہ سپر پاور ہے۔ جبکہ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جتنے عرصہ تک مسلمان سپر پاور رہے ہیں انسانی تاریخ میں کوئی دوسری قوم اتنی طویل مدت تک سپر پاور نہیں رہی۔ یہ ٹھیک ہے کہ مسلمان آج مغلوب ہیں لیکن اس کے پیچھے مغرب کی صدیوں کی پلاننگ تھی۔ آج سے 120 سال پہلے یعنی 1896ء میں ایک صیہونی تحریک چلی جس کا بانی تھیوڈر ہرزل تھا۔ اسی دوران یہودیوں نے پروٹوکولز طے کیے۔ اسی شیڈول کے مطابق وہ آگے بڑھتے گئے۔ 1917ء میں بالفور ڈیکلریشن آیا۔ نائن الیون بھی اس شیڈول کا ایک حصہ تھا۔ کیونکہ انہوں نے افغانستان پر قبضہ کرنا تھا اور اس سے پہلے پلاننگ کے تحت پڑوسی ملک کی حکومت بدل دی۔ لہٰذا یہ ان کی پلاننگ تھی جس کا پھل وہ اب کھا رہے ہیں۔

خالد محمود عباسی :اصل میں نائن الیون کا واقعہ رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لیے کیا گیا وگرنہ یہ حالات تو آنے ہی تھے، نائن الیون کی جگہ کچھ اور بھی ہو سکتا تھا۔ عیسائی لٹریچر میں بھی اور ہمارے ہاں بھی ان بڑی جنگوں کی پیشین گوئیاں پہلے سے موجود ہیں۔ قرآن مجید میں بڑے عجیب انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ:

> اب 41 ممالک کی جو مشترکہ فوج بنائی گئی ہے اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہر مسلمان ملک اپنے شہریوں میں سے چن چن کر ایسے لوگوں کو مارنا شروع کر دے جو خلافت یا جہاد کا نام لیں۔

﴿بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْہُ﴾ ''تاکہ وہ خبردار کرے ایک بہت بڑی آفت سے اُس کی طرف سے۔''

گویا جس وقت بھی یہ جنگ ہوگی وہ خاص اللہ کی طرف سے ہوگی۔ مولانا مناظر الاحسن گیلانی نے اس کی تشریح میں لکھا ہے کہ اس جنگ کے اسباب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہیا ہوں گے۔ یعنی اگر کوئی نہیں بھی لڑنا چاہے گا تو ایسی صورت حال پیدا ہوگی کہ اسے لڑنا پڑے گا۔ درحقیقت یہ اسی کی تیاری ہے۔ البتہ خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ دجال وہاں پر داخل نہیں ہو سکے گا۔ لیکن یروشلم کی حیثیت تاریخ میں یہ رہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی نمائندہ اور محبوب اُمت ہوتی ہے وہی یروشلم پر قابض رہتی ہے اور اگر اللہ کی نگاہوں سے گرتی ہے تو دنیوی نشانی یہ ہوتی ہے کہ یروشلم اس کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ بنی اسرائیل جب تک اللہ سے عہد و پیمان نبھاتے رہے وہ یروشلم میں رہے۔ جب انہوں نے اللہ سے بغاوت کی تو اللہ نے انہیں وہاں سے نکال دیا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ بخت نصر اللہ کا چہیتا تھا۔ پھر جب بنی اسرائیل ٹھیک ہوئے تو اللہ نے انہیں دوبارہ یروشلم عطا کر دیا۔ لیکن پھر ان میں برائی آئی تو پھر اللہ نے انہیں ٹائٹس رومی سے پٹوا دیا۔ یہی معاملہ ہمارا ہے۔ جب تک ہم راہ راست پر رہے اللہ نے ہمارا قبضہ یروشلم پر رکھا۔ جب ہم نے اللہ کو پیٹھ دکھائی تو پہلے صلیبیوں کے ہاتھوں اور اب جیوز کے ہاتھوں ہمیں وہاں سے نکال باہر کیا گیا۔

ایوب بیگ مرزا : تاریخ بتاتی ہے کہ 52 مرتبہ یروشلم پر حملہ ہو چکا ہے۔ 44 مرتبہ اس کے قبضے بدلے ہیں، 23 مرتبہ اس کا معاصرہ ہوا ہے اور 2 مرتبہ یہ تباہ ہوا ہے۔ عباسی صاحب کی بات بالکل درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ اور مدینہ کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ لیکن یہاں مختلف قومیں آزمائی گئیں ہیں۔

سوال : اسلامی ممالک نے جو مشترکہ فوج تیار کی ہے وہ ٹرمپ کے اس فیصلے پر کیا کردار ادا کرے گی؟

خالد محمود عباسی : جہاں کوئی چیز وقوع پذیر ہوتی ہے مسلمانوں کی طرف سے اس کے خلاف کوئی پلاننگ نہیں ہوتی بعد میں اللہ کی طرف سے اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے یہ الگ بات ہے۔ یہ فوج بنی تو اسی کام کے لیے تھی جس کا ٹرمپ نے اعلان کیا۔ اب اللہ تعالیٰ اس سے کوئی خیر کا کام لے لے تو وہ بالکل دوسری بات ہے۔ جس کا امکان بہرحال بہت کم ہے۔

ایوب بیگ مرزا :اصل میں امریکہ مسلمانوں کے حوالے سے ایک لائن پر کام کر رہا ہے۔ اسی کے تحت مسلمانوں کے دو فرقوں یعنی اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان خلیج کو بڑھانے کے لیے یہ فوج بنائی گئی ہے۔ اس لیے ایک فرقے کو بالکل الگ تھلگ کر دیا گیا ہے۔ مسلمان حکمران تو اس فوج کے ذریعے اپنی کرسی بچانے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں لیکن اصل استعمال کچھ اور بھی ہو سکتا ہے۔ اسی فوج کو عذر بنا کر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ مسلمان تو اکٹھے ہو گئے لہٰذا اب ان کے خلاف مشترکہ کارروائی کی جائے حالانکہ یہ فوج بنائی بھی انہیں قوتوں نے ہے۔ لیکن اصل میں اس فوج کے ذریعے وہ ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرنا چاہتے ہیں جن کو وہ دہشت گرد سمجھتے ہیں۔ اس فوج کا جو اجلاس ہوا اس میں اس کے جو مقاصد بیان کیے گئے ان میں پہلا مقصد ہی بہت معنی خیز ہے کہ مسلمانوں کا نظریاتی قبلہ تبدیل کیا جائے گا۔ یعنی اسلام کا ایک سافٹ امیج پیش کیا جائے جس کا تعلق صرف مذہب سے ہو، نظام سے بالکل نہ ہو۔ لہٰذا میرے خیال میں اس فوج کا یہی کام ہوگا کہ جو ملک بھی نظام کی طرف آ رہا ہو اس کو ختم کر دیا جائے اور میڈیا کے ذریعے اسلام کے سافٹ امیج کو پروموٹ کیا جائے۔

☆☆☆

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پہلے اپنے پیکر خاکی میں جاں پیدا کرے

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

ٹرمپ نے دیوانہ اعلان کر کے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ یروشلم (بیت المقدس) کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دینے کی دیر تھی کہ گویا طبل جنگ ہی بج اٹھا۔ ہر کسی کو اپنے مؤقف کا اظہار کرنا پڑ گیا۔ یہ بش کے اس اعلان سے کچھ کم نہ تھا کہ...... یا تم ہمارے ساتھ ہو یا ہمارے خلاف! اب یہ سوال اسرائیل (اور گریٹر اسرائیل ایجنڈے) کے حوالے سے آن پڑا۔ آگے بڑھنے سے پہلے یہ بھی دیکھ لیجئے کہ امریکہ میں ستمبر 2017ء میں ایک پرائیویٹ یہودی ادارے نے اسی سوال پر سروے کیا۔ خود امریکی یہودیوں کے صرف 16 فیصد نے اس کی مکمل تائید کی۔ ٹرمپ گویا یہودیوں سے بڑھ کر یہودی ثابت ہوا کہ اتنا بڑا قدم پورے امریکہ کی طرف سے اٹھا لیا! صرف اسی پر بس نہیں، ڈیموکریٹس نے بھی اپنی خاموشی سے ٹرمپ کے اقدام کو اپنی تائید ہی سے نوازا، ماسوا چند کانگریس مین کے جنہوں نے اختلاف کیا۔ گویا امریکی قیادت اول تا آخر اسرائیلیوں سے بڑھ کر اسرائیل کی وفادار ہے! صہیونیت نواز! اس اقدام نے دنیا بھر میں 17 سالوں سے حساس مسلمان عوام کے سینوں میں دبے، پکتے لاوے کو بہہ نکلنے کی راہ دکھا دی ہے۔ تمام مسلمان ممالک کو جنگوں کی آگ میں دھکیلا گیا۔ نااہل کٹھ پتلی، مسلمانوں کے مفادات کفر کے ہاتھ بیچنے والے حکمرانوں کا تسلط یقینی بنایا گیا، اور آج نوبت قدس کی سوداگری تک آن پہنچی! لاکھوں مسلمان دنیا کے تمام بڑے بڑے شہروں میں غم و غصے میں ڈوبے نکل پڑے۔ فلسطینی جھنڈے لہراتے، امریکی اسرائیلی جھنڈے نذر آتش کرتے، ٹرمپ کے پتلے جلاتے، رباط، بیروت، عمان، استنبول سے لے کر جکارتہ تک۔ ایشیا، شمالی افریقہ، یورپ تک، برلن تک میں اسرائیلی جھنڈے جلائے گئے! (دو مرتبہ جلانے کے بعد اسرائیلی جھنڈا جلانے سے برلن میں روک دیا گیا) دنیا بھر میں فلسطینیوں سے اظہار یک جہتی اور ٹرمپ (نیز اسرائیل) کے خلاف غیظ و غضب کا دو نکاتی ایجنڈا تھا۔ فلسطینیوں سے یہ محبت صرف وطنی نہیں، قدسی قدوسی محبت ہے! امت کے مظلوم ترین ایمانی رشتے میں پروئے بہن بھائی جو اپنی سرزمین سے جبراً بے دخل کئے گئے اور امت بے بس بیٹھی رہی۔ قدس جو ہمارے ایمان کا تیسرا اہم ترین موقف (پڑاؤ) ہے۔ ہمارے لاشعور میں پیوست گہری عقیدت، محبت، وابستگی کا حامل ہے۔ آنکھوں میں سرسراتے براق کے ہیولے، جبرئیل امین کے پر، مقدس و مکرم انبیاء کی نماز کی بندھی صفیں، امامت پر کھڑے فخر موجوات ﷺ، کمزور ترین مسلمان کی رگوں میں عشق و محبت کی تپش عطا کرنے والے امام الانبیاء...... محمد ﷺ! اس سرزمین پر یہودی قابض ہو رہا ہم چپ رہے۔ یو این نے ہمارے منہ میں قرارداد 478 کا تکا دے دیا تھا کہ نہیں...... یروشلم اسرائیل کا نہیں۔ عالمی نگرانی میں منفرد حیثیت میں ہے۔ مسلمان اکھیڑ پھینکے گئے۔ غزہ، مغربی کنارہ، کیمپوں کی کسمپرسی کی ماری زندگی...... ہم چپ رہے! فلسطینی تنہا 70 سال سسکتے رہے، لڑتے رہے۔ اقصیٰ پر فلسطینی جوانیاں قربان ہوتی رہیں۔ گھر بلڈوز ہوتے رہے۔ یہودی بستیاں بڑھتی پھیلتی عفریت بنکر فلسطینی آبادیاں نگلتی گئیں ہم چپ رہے۔ مسجد اقصیٰ میں بار بار آگ لگائی گئی۔ فلسطینی ماؤں بہنوں بیٹیوں تک نے اپنے مردوں کے ہمراہ بالٹیاں ٹب بھر بھر کر آگ بجھائی۔ ہیکل سلیمانی کی بنیاد رکھنے کی کوششوں کو فلسطینی نوجوانوں نے اپنی جانیں قربان کر کے روکا۔ ہم منہ تکتے رہے۔ پوری امت کا فرض تنہا ان شیروں نے ادا کیا۔ ٹرمپ نے سوئی امت کو جگا دیا۔ تمہارا شکریہ! انڈونیشیا میں عوام کی شدت جذبات کو دیکھتے ہوئے صدر کو امریکی سفیر کو اس مسئلے پر طلب کرنا پڑا۔ رباط میں مظاہرین میں سرکاری افسر، اپوزیشن، سیکولر اور قدامت پرست یکساں طور پر اس فیصلے کے خلاف مظاہرے میں غم و غصے کا اظہار کر رہے تھے۔ بینرز پر (خواتین مظاہرین کے ہاتھوں میں!) ٹرمپ اور نیتن یاہو کی تصاویر پر جوتے چسپاں تھے۔ دوسرے بینر اعلان کر رہے تھے: یروشلم فلسطین کا ہے۔ سری نگر میں مکمل ہڑتال کے ذریعے اظہار یکجہتی کیا گیا۔ پاکستان کے چھوٹے بڑے شہروں میں مغموم و بے قرار عوام کے پاس بھی مظاہروں ہی کا ہتھیار تھا! آج کی جمہوری دنیا میں فیصلے مسلط کرنے کی طاقت وقوت چند حکمرانوں کے ہاتھ میں ہے۔ مسلمان کے پاس مظاہرے یا بینر کے سوا رکھا ہی کیا ہے! جہاد کی تلوار کند اور متروک ہو چکی سو گلے پھاڑیئے، بینر لہرایئے، جھنڈے جلایئے۔ اسرائیل یا امریکہ کے کان پر مجال ہے جو جوں بھی رینگ جائے!

عوام کے احساسات و جذبات کی پاسداری میں سلطان عبدالحمید کا بیٹا طیب اردوان بازی لے گیا۔ خلافت عثمانیہ کی یاد تازہ کر دی۔ ٹرمپ کو للکارا، اسرائیل کو دھمکایا۔ او آئی سی کو بلا کر بٹھایا۔ فلسطینیوں کو تھپکا یا پھر قطر نے مسلمانوں کے احساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے امریکہ سے اپنا فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ امریکی اعلان کو قطری وزارت خارجہ کی ترجمان نے مسترد کرتے ہوئے، عالمی برادری کو اس اعلان کے سنگین نتائج سے متنبہ کیا۔ قطر، عرب اور اسلامی ممالک کی سطح پر یہ امر یقینی بنانے کے لیے کوشاں رہے گا کہ یروشلم بارے یو این کی قراردادوں پر عمل درآمد کیا جائے، واشنگٹن کی بدلی ہوئی پالیسی کے تناظر میں۔ قطر کا یہ دوٹوک مؤقف لائق تحسین ہے۔ مسلمان عوام اب دھوکا کھانے، بہلائے جانے کے موڈ میں نہیں۔ اسی کا اظہار انڈونیشیا مظاہروں کے مہتمم افراد میں سے ایک نے کیا۔ ہمیں عملی اقدامات چاہئیں۔ بین الاقوامی سطح پر ذہن سازی کی جائے تاکہ یہ فیصلہ واپس لینے کے لیے دباؤ ڈالا جا سکے۔ جنگ زدہ یمن اور شام بھی اظہار یکجہتی میں پیچھے نہ رہے۔ تاہم بحرین کا سول سوسائٹی گروپ اس فضا میں مسلمانوں کے زخموں پر نمک چھڑکتا، 25 رکنی وفد لیے 5 دن کے خیر سگالی دورے پر امن کا پیغام دینے اسرائیل کے دورے پر جا پہنچا۔ جس وقت مسلم دنیا ماتم کناں ہے۔ 1795 فلسطینی مغربی کنارے اور غزہ میں مظاہروں کے دوران زخمی ہو چکے۔ 260 فلسطینی، اسرائیلی فوج گرفتار کر چکی۔ 8 شہید ہو گئے! فلسطینیوں نے انہیں غزہ میں داخل ہونے کی اجازت

دینے سے انکار کر دیا۔ آہ سول سوسائٹی! مسلمانوں کے احساسات وجذبات سے منہ موڑے کتنی بے حس، قسی القلب! یہ بھان متی کا کنبہ اسرائیل کے لیے امن و برداشت کا پیغام لے گیا تھا۔ بحرینی عوام نے سوشل میڈیا پر اس گروپ اور اپنی حکومت کو خوب آڑے ہاتھوں لیا۔ یہ ہماری نمائندگی نہیں کرتے، یہ بحرینیوں کی تذلیل ہے۔ اپنی جھوٹی امن اور برداشت کی پکار کے لیے ہماری قوم کا نام استعمال مت کرو۔ ہر مسلمان ملک میں حکومت اور اس کے سول سوسائٹی نما دین بے زار گماشتوں اور عوام کے درمیان ایسی ہی خلیج ہے۔ یہ واقعہ محض ایک مثال ہے۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ روس اور چین نے او آئی سی کے مؤقف کی تائید کر دی ہے۔ امریکی پالیسی ان دو بڑی عالمی طاقتوں نے بھی رد کر دی۔ یورپ بھی محتاط ہے اور اسرائیل کے تمام تر دباؤ (نیتن یاہو کا دورہ) کے باوجود ہمنوائی کا اظہار نہیں کیا۔ امت غمزدہ ہو کر سعودی عرب کو دیکھ رہی ہے۔ اگرچہ بظاہر شاہ سلمان نے مشرقی یروشلم کے فلسطینی ریاست کے دارالحکومت بنائے جانے کے مؤقف پر قائم ہونے کا اظہار کر دیا۔ تاہم OIC میں وزیر خارجہ تک نہ بھیجا۔ اتنے اہم ایشو پر افسر بھیج کر ٹرخایا۔ اپنی شرکت (شاہ سلمان کی) تو دور کی بات رہی۔ بلکہ اسی دوران اسرائیلی وزیر، یسرائیل کٹز نے محمد بن سلمان کو اسرائیل کا دورہ کرنے کی دعوت دینے کی جرأت کی ہے۔ (جو پس پردہ تعلقات کا غماز ہے) رائٹر کی رپورٹ کے مطابق محمد بن سلمان نے وہائٹ ہاؤس کے سینئر مشیر کشنر (وہی ٹرمپ کا یہودی داماد جو پورا سال ولی عہد کے پاس پھیرے لگاتا، دوستی گانٹھتا رہا) کے ایماء پر محمود عباس کو مشرق وسطیٰ کے حوالے سے امریکی امن پلان پیش کیا! کیا امت پر ٹرمپ اور کشنر (کٹر یہودی) پالیسیاں حرمین شریفین کے محافظوں کے ہاتھوں لاگو کی جائیں گی؟ چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی! محمود عباس تو دوٹوک اعلان کر چکے ہیں کہ فلسطینی اب امریکہ کا اسرائیل کے ساتھ امن عمل میں کوئی کردار قبول نہیں کریں گے۔ یہ بھی دیکھئے کہ امریکی اعلان کا فوری اثر یہ کہ مقبوضہ بیت المقدس میں 14 ہزار نئے یہودی گھر تعمیر کرنے کی اسرائیل نے فوری منظوری دے دی۔ یروشلم کی دیواریں امریکی اسرائیلی پرچموں سے لہلہا اٹھیں۔ یہ وہی امریکہ ہے جس نے ایٹم بم گرا کر امن قائم کیا تھا۔ آج مسلمانوں کے دلوں پر ایٹم بم گرا کر کہتا ہے: امن کے قیام کی خاطر عرصہ دراز سے متوقع قدم اٹھالیا گیا ہے۔ یہ امت کے لیے بہت بڑا امتحان ہے۔ اتحادی فوج (مسلم ممالک کی) قدس کے تحفظ کے لیے کیا کرتی ہے؟ اب پتا چل جائے گا۔ قدس میں فلسطینی نعرے لگاتے ہوئے پکار رہے تھے: پاکستانی فوج کہاں ہو؟ اے کروڑوں کی (پاکستانی) قوم کہاں ہو؟ انہوں نے عمر ابن خطابؓ کو بے قرار ہو کر پکارا۔ صلاح الدین ایوبیؒ کو پکارا! معصوم فلسطینی نہیں جانتے ہم تو ملا عمرؒ کو بھی برداشت نہ کر پائے۔ صلاح الدین دوراں کو جو قدس، قدس پکارتا رہا۔ گھیر کر شہید کیا، کروایا گیا۔! قدس کی حفاظت کے لیے آج کے نوجوان سے اقبال کہتا ہے......

ہو صداقت کے لیے جس دل میں مرنے کی تڑپ
پہلے اپنے پیکر خاکی میں جاں پیدا کرے
یہ پہلا قدم ہے۔!

☆☆☆

شعبہ خط وکتابت کورسز کی تاریخ میں ایک اور سنگِ میل کا اضافہ!!

آن لائن کورس

- کیا آپ جاننا چاہتے ہیں؟ ازروئے قرآن ہماری دینی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ نیکی اور تقویٰ اور جہاد اور قتال کی حقیقت کیا ہے؟
- کیا آپ دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ قرآن حکیم کی فکری اساس اور بنیادی عملی ہدایات سے روشناس ہونا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ نجی مجالس میں اسلام پر ہونے والی تنقید کا مناسب اور مدلل جواب دینے کی اہلیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

تو

صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم ومغفور کے مرتب کردہ
"مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب" پر مبنی
"قرآن حکیم کی فکری وعملی راہنمائی کورس" سے استفادہ کیجیے
یہ کورس (جو ایک عرصہ سے بذریعہ خط وکتابت کروایا جا رہا ہے) شائقین علومِ قرآنی کی دیرینہ خواہش پر

الحمد للہ!
اب یہ کورس آن لائن (ONLINE) بھی شروع ہو چکا ہے

برائے رابطہ: انچارج شعبہ خط وکتابت کورسز، قرآن اکیڈمی، K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 3-(92-42)35869501 E-mail:distancelearning@tanzeem.org

غلبہ واقامتِ دین کی جدوجہد کا حُدی خواں | تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

ماہنامہ میثاق لاہور

اجرائے ثانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

شمارہ جنوری 2018ء
ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ

مشمولات

☆ موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں! ——— ادارہ
☆ تعارفِ قرآن ——— شجاع الدین شیخ
☆ بہار ہے کہ خزاں! ——— جمیل الرحمٰن عباسی
☆ ملائکہ، انسان اور جدیدیت ——— محمد عمران خان
☆ تیسری عالمی جنگ کی تیاری ——— محمد ندیم پشاوری
☆ حزب التحریر: اجتہادِ تبنّی اور دیگر افکار ونظریات ——— ڈاکٹر حافظ محمد زبیر
☆ مغرب اور سیکولرازم کی دہشت گردی کی تاریخ ——— مولانا ابن الحسن فاروقی

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا "بیان القرآن" باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے!
☆ صفحات: 100 ☆ قیمت فی شمارہ: 30 روپے ☆ سالانہ زرتعاون (اندرون ملک) 300 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور
36۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور

اشاریۂ مضامین ہفت روزہ ’ندائے خلافت‘ 2017ء

محمد رفیق چودھری

سال 2017ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 49 شمارے شائع ہوئے۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحۂ اول پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

1	نبی اکرم ﷺ کی سیرت اور ہم	نعیم صدیقی
2	مبلغ کی دل سوزی	ڈاکٹر خالد علوی
3	ظلم کا خاتمہ اور عدل کا قیام	سید عمر تلمسانیؒ
4	مشعل راہ	مولانا سید سلیمان ندویؒ
5	باطل نظام ہائے زندگی اور اخلاقی بگاڑ	سید قطب شہیدؒ
6	عقیدۂ توحید اور تعمیر شخصیت	مطیع اللہ محمود
7	خطرناک طرزِ معاشرت	عبداللہ سندھیؒ
8	زندہ اور متحرک ایمان	عبداللہ فہد فلاحی
9	دعوتِ دین کے ساتھ آپ کا رویہ	حکیم سید محمود احمد
10	انقلاب کے لیے کیسے لوگ درکار ہیں؟	محمد الغزالی
11	دلوں کو جوڑنے کا نسخۂ کیمیا	مولانا عبداللہ
12	فکری صلابت اور استقلال کی ضرورت	ڈاکٹر محمد امین
13	جب آسمانی دین مذہب بن کر رہ جائے	سید قطب شہیدؒ
14	نظریہ: قوموں کی روح	نعیم صدیقی
15	انسانیت کے خلاف گھناؤنا جرم	سید قطب شہیدؒ
16	انسانی اطاعت کی حدود	مولانا ابوالکلام آزادؒ
17	اپنی حیثیت پہچانیے!	صدرالدین اصلاحی
18	ایمان ایک مکمل اسلوب	علامہ یوسف القرضاوی
19	آج ہم کہاں کھڑے ہیں؟	ڈاکٹر جمیل جالبی
20	ایمان اور توکل	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
21	اگر تم انسانوں کو بدلنا چاہتے ہو	مولانا ابوالکلام آزادؒ
22	روزہ اور تقویٰ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
23	روزہ: احساسِ بندگی کی تازگی کا ذریعہ	ابوالاعلیٰ مودودیؒ
24	روزے کا دین میں مقام	سید قطب شہیدؒ
25	عید الفطر: روحانی رفعتوں پر شکریہ کا موقع	پروفیسر مولانا خلیل احمد
26	سنت اللہ کے نتائج	سید قطب شہیدؒ
27	اللہ تعالیٰ سے غداری	صلاح الدین
28	بدترین اجتماعی نظام	سید قطب شہید
29	نسلوں کی بربادی	عطاء الرحمٰن اخوانی
30	اسلام، جہاد اور قربانی	مولانا ابوالکلام آزادؒ
31	پاکستان کی بقا کی بنیاد: اسلام	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
32	قیامِ پاکستان کا مقصد	پروفیسر سمتھ
33	فلسفۂ قربانی	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
34	عید الاضحیٰ اور روحِ قربانی	حافظ عاکف سعید
35	اسلام: انسان کی حقیقی آزادی کا اعلان	سید قطب شہیدؒ
36	اسلامی نظام کا نمونہ پیش کرنے کی ضرورت	ابوالحسن علی ندوی
37	داعیانِ دین اور قوتِ مدافعت	استاد فتحی یکن
38	اجنبیت	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
39	اسلام کا رشتہ	مولانا ابوالکلام آزادؒ
40	اقامتِ دین، جدوجہد ناگزیر ہے	سید قطب شہیدؒ
41	نکتۂ توحید کی تفسیر	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
42	دورِ حاضر کا سب سے بڑا شرک	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
43	تحقیر و عیب چینی پر صبر	سید جلال الدین عمریؒ
44	تین فتنے	محمد نواز
45	دعوتِ دین کے ساتھ آپ کا رویہ	حکیم سید محمود احمدؒ
46	یہ غفلت آخر کب تک!	مولانا ابوالکلام آزادؒ
47	ایمان باللہ کا حقیقی مرتبہ	سید ابوالاعلیٰ مودودی
48	آزمائش تربیت کا ذریعہ ہے	استاد فتحی یکن
49	سرچشمۂ ہدایت	مولانا ابوالحسن علی ندوی

الھدیٰ اور فرمانِ نبوی ﷺ

اس سال ’’الھدیٰ‘‘ کے تحت بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے درسِ قرآن کے سلسلہ میں سورۃ الکھف کی آیت 74 سے سورۃ طٰہٰ کی آیت 10 تک ترجمہ و تشریح شائع ہوئی۔ ’’فرمانِ نبویؐ‘‘ کے تحت مختلف موضوعات و عنوانات سے متعلق احادیثِ نبویؐ شائع کی گئیں۔

اداریہ

حالاتِ حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔

[زیادہ تر اداریے ندائے خلافت کے مدیر اور تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت جناب ایوب بیگ مرزا نے تحریر کیے۔]

1	پلی بارگین	ایوب بیگ مرزا
2	طاغوتی قوتوں کا اسلام دشمن ایجنڈا اور اُمتِ مسلمہ	〃
3	مسلم، ہندو، سکھ اور عیسائی ہم سب ایک ہیں؟	〃
4	توہینِ رسالت ایک سنگین جرم	〃
5	قطری خطوط کا قطار اندر قطار نزول اور ہماری عدلیہ	〃
6	کیا ہم ایک آزاد قوم ہیں	〃
7	نیا امریکی صدر ایک پاگل انسان	〃

8۔	فاعتبروا یا اولی الابصار	ایوب بیگ مرزا
9۔	حرفِ آخر	〃
10۔	منافقت کا عذاب	حافظ عاکف سعید
11۔	ہم تماشائیوں کا کیا بنے گا؟	ایوب بیگ مرزا
12۔	دین فروختند و چہ ارزاں فروختند	〃
13۔	سادگی مسلم کی دیکھ، اوروں کی عیاری بھی دیکھ	〃
14۔	کیوں کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں؟	〃
15۔	جمعیت العلمائے ہند سے نسبت قائم کیجیے لیکن	〃
16۔	واللہ خیر المٰکرین	〃
17۔	بڑا مقدمہ، بڑی عدالت اور ادھورا فیصلہ	〃
18۔	مسئلہ کشمیر	〃
19۔	اونٹ رے اونٹ	〃
20۔	آستین کے سانپ	〃
21۔	سی پیک اور مستقبل کا شاعر	〃
22۔	حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے	〃
23۔	آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک	〃
24۔	والذین جاھدوا	〃
25	فضائے بدر پیدا کر	〃
26۔	بدل دے یارب! بدل دے	〃
27۔	اندھوں کے شہر میں آئینے بیچتا ہوں میں	〃
28۔	کشمیر کہانی	〃
29۔	افراد نہیں نظام بدلیں	〃
30۔	سرائے سلطان کا بھٹکا ہوا مسافر	〃
31۔	اسلام، کشمیر اور پاکستان	محمد فہیم
32۔	ہم جنگ جیت نہیں ہار رہے ہیں	ایوب بیگ مرزا
33۔	انقلاب	〃
34۔	زخمی سانپ	〃
35۔	اور اب میانمار میں	〃
36۔	کرتے ہیں اشکِ سحر گاہی سے جو ظالم وضو!	〃
37۔	نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کا ایک قابل عمل اور موثر طریق کار	حافظ عاکف سعید
38۔	سیاسی اور عسکری قیادت پھٹے ہوئے پیج پر	ایوب بیگ مرزا
39۔	تین راستے	〃
40	نظریاتی ڈیفالٹ سے بچیں	〃
41۔	خود کردہ را علاجے نیست	〃
42۔	عروۃ الوثقیٰ	〃
43۔	افتومنون ببعض الکتٰب و تکفرون ببعض	〃
44۔	ویل للعرب	〃
45۔	ایم ایم اے کی بحالی	〃
46۔	عالمی منظر نامہ	〃
47۔	ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات	〃
48۔	گریٹر اسرائیل اور پاکستان	〃
49۔	آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے	〃

منبر ومحراب

''منبر ومحراب'' ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ اس عنوان کے تحت امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید کے خطاب جمعہ کی اور اُن کی لاہور میں عدم موجودگی کی صورت میں خطاب نہ ہونے کی بنا پر کسی اور ذمہ دار کے خطاب کی تلخیص دی جاتی ہے۔ 2017ء کے دوران شائع ہونے والے ان خطابات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	علم کے ہاتھ میں خالی ہے نیام اے ساقی!	حافظ عاکف سعید
2۔	قرآن کی عظمت اور تاثیر	〃
3۔	بہترین اور بدترین خلائق	〃
4۔	بڑا زلزلہ آنے والا ہے!	〃
5۔	اُمت مسلمہ کا اصل مشن اور ہمارا طرزِ عمل	〃
6۔	ہر انسان کے ساتھ ایک chip لگا دی گئی ہے	〃
7۔	پیدائشی مسلمان ہونا خوش قسمتی لیکن!	〃
8۔	ہولناک تباہی سے بچنے کی 4 شرائط	〃
9۔	ہولناک تباہی سے بچنے کی 4 شرائط قسط 2	〃
10۔	تحفظ کا یقینی راستہ اور ناکام سہارے	〃
11۔	خلافت کی تنسیخ	〃
12۔	گستاخ بلاگرز اور ہم	اعجاز لطیف ناظم مالیات
13۔	خلافت کی تنسیخ (2)	حافظ عاکف سعید
14۔	خلافت کے از سر نو قیام کی ضرورت	〃
15۔	قصہ آدم و ابلیس میں انسان کے لیے سبق	حافظ مومن محمود
16۔	رب کو کسی شریک کی ضرورت نہیں	حافظ عاکف سعید
17۔	اسلامی نظام ہی انسان کی اخلاقی تربیت کا ضامن ہے۔	〃
18۔	حضور ﷺ کے لیے خیر کثیر کی خوشخبری	〃
19۔	اللہ کی نصرت کے حق دار کون؟	〃
20۔	دین میں اخلاص کیا ہے؟	〃
21۔	دنیوی اور اُخروی نقصان سے بچنے کا راستہ	〃
23۔	استقبال رمضان	〃
24۔	روزہ اور قرآن کا باہمی تعلق	〃
25۔	روزے کے احکام	ڈاکٹر عارف رشید
26۔	یوم الفرقان: مسلمانوں کے لیے عظیم سبق	حافظ عاکف سعید
27۔	اہل پاکستان کے لیے قرآن کا خاص پیغام	〃
28۔	ضعف الطالب والمطلوب	〃
29۔	قرآن کا پیغام: مسلمانوں کے نام	〃
30۔	اجتماع جمعہ اور انقلابی جماعت	〃
31۔	لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا	〃
32۔	بندۂ مومن کے اوصاف	〃
33۔	اللہ کے پسندیدہ بندوں کے اوصاف	〃
34۔	اسلامی معاشرے کے خدوخال	〃
35۔	اسلامی معاشرے کے خدوخال (2)	〃
36۔	اسلامی معاشرے کے خدوخال (3)	〃
37۔	اسلامی معاشرہ کے خدوخال (4)	〃
38۔	عظمت حضرت عمر فاروقؓ	〃
39۔	اسلامی معاشرتی اقدار اور ہم	〃
40۔	سچے مومن کی علامات	〃
41۔	اسلام اور مسلمان	اعجاز لطیف ناظم مالیات
42۔	ختم نبوت کا منطقی اور لازمی نتیجہ	حافظ عاکف سعید
43۔	اسلامی ریاست کے بنیادی اصول	〃
44۔	اسلامی ریاست میں رول ماڈل صرف آپ ﷺ	〃

45۔	اسلامی ریاست کی ذمہ داریاں	حافظ عاکف سعید
46۔	تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع 2017ء میں امیر تنظیم کا خطاب	〃
47۔	رحمۃ للعالمین ﷺ: ہم رحمت کے مستحق کیسے بنیں؟	〃
48۔	اسلامی معاشرے میں اخوت باہمی کے تقاضے	〃
49۔	اللہ کے ہاں افضل و مقرب کون؟	〃

زمانہ گواہ ہے

1	حلب میں قتل عام، ایران کا جشن اور عالم اسلام کی بے حسی	ایوب بیگ مرزا، انیس الرحمان، خالد محمود عباسی، رضاء الحق
2	مفاہمت کی سیاست اور پلی بارگین	ایوب بیگ مرزا، شاہد حسن صدیقی، غلام مرتضیٰ، رضوان رضی، شجاع الدین شیخ
3۔	اسرائیل مخالف قرارداد کا پس منظر	اوریا مقبول جان، غلام مرتضیٰ
4۔	برمی مسلمانوں کی نسل کشی، فوجی عدالتیں اور متحدہ عرب فوج کی سربراہی	ایوب بیگ مرزا، شاہد لطیف، رضوان رضی
5۔	ٹرمپ انتظامیہ: توقعات اور خدشات	ایوب بیگ مرزا، رضوان رضی، رضاء الحق
6۔	ٹرمپ کا اسلامی دہشت گردی ختم کرنے کا اعلان	ایوب بیگ مرزا، خالد محمود، آصف حمید
7۔	امریکی صدر اپنے عزائم کی تکمیل میں	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
8۔	ایران اور امریکہ کے تعلقات میں کشیدگی	ایوب بیگ مرزا، خالد محمود عباسی
9۔	تھنک ٹینکس کی اہمیت اور افادیت۔	اُسامہ صدیقی، شجاع الدین شیخ، آصف حمید، پروفیسر طلحہ علی
10۔	دہشت گردی کی نئی لہر	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
11۔	پانامہ لیکس کا فیصلہ کس کے حق میں؟	ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ
12۔	کھیل کود اسلام کی رو سے	اوریا مقبول جان، حافظ رشید ارشد
13۔	سوشل میڈیا پر توہین رسالت کیوں؟	غلام مرتضیٰ، رضوان رضی، آصف حمید
14۔	پاکستان کے نظریاتی تشخص پر حملے	ایوب بیگ مرزا، شجاع الدین شیخ
15۔	پانامہ کیس	ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ
16۔	جمہوریت کی حقیقت اسلام کی رو سے	غلام مرتضیٰ، شجاع الدین شیخ، خالد محمود عباسی
17۔	شام پر امریکی حملہ اور کلبھوشن کی سزا	بیگ صاحب مرزا، غلام مرتضیٰ، انیس الرحمان، رضوان رضی
18۔	پانامہ کیس: سپریم کورٹ کا فیصلہ	ایوب بیگ مرزا
19۔	مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی پالیسی	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ، سید علی گیلانی، شاہد لون
20۔	ڈان لیکس	ایوب بیگ مرزا، زیڈ اے فرخ، غلام مرتضیٰ
21۔	نظریۂ پاکستان: ضرورت اور اہمیت	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ، شجاع الدین شیخ
22۔	ون روڈ ون بیلٹ	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
23۔	اسلامی سربراہی کانفرنس میں ٹرمپ کا خطاب	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
25۔	رمضان اور قطر و عرب کشمکش	ایوب بیگ مرزا، آصف حمید
26۔	عالم اسلام کی موجودہ صورتحال اور	اوریا مقبول جان
27۔	رمضان کا حاصل	حافظ عاکف سعید
28۔	شیعہ سنی مفاہمت کی ضرورت و اہمیت	ایوب بیگ مرزا، علامہ حسین اکبر
29۔	پاکستان کے بگڑتے ہوئے حالات اور دین کی راہنمائی	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
30۔	حقیقی تبدیلی کا خواب	ایوب بیگ مرزا، خالد محمود عباسی
32۔	نواز شریف کی نااہلی میں پس پردہ ہاتھ	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
33۔	آئین کی دفعات 62، 63	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
34۔	کیا پاکستان اسلام کے نام پر نہیں۔۔	ایوب بیگ مرزا، اوریا مقبول جان
35۔	ڈونلڈ ٹرمپ کی دھمکی: پاکستان کا ردعمل	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
36۔	میانمار کے مظلوم مسلمان اور اُمت مسلمہ کا کردار	ایوب بیگ مرزا، عبدالرؤف فاروقی
37۔	پاکستان کی خارجہ پالیسی: ماضی، حال اور مستقبل	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
38۔	حلقہ 120 کے نتائج اور تبدیلی کی امید	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
39۔	انتخابی سیاست یا تحریک: انقلاب کیسے۔۔	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
40۔	پارلیمنٹ میں ختم نبوت کے خلاف ناکام سازش	ایوب بیگ مرزا، خالد محمود عباسی، غلام مرتضیٰ
41۔	تیسری عالمی جنگ اور ہماری تیاریاں	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
42۔	کیا ٹیکنوکریٹ گورنمنٹ آخری حل ہے؟	ایوب بیگ مرزا، خالد محمود عباسی، غلام مرتضیٰ
43۔	افغان جنگ میں امریکہ کہاں کھڑا ہے	ایوب بیگ مرزا، اوریا مقبول جان
45۔	سعودی شہزادوں کی گرفتاریاں	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ، آصف حمید
46۔	متحدہ مجلس عمل کی بحالی	ایوب بیگ مرزا، فرید احمد پراچہ، غلام مرتضیٰ، شجاع الدین شیخ، آصف حمید
47۔	ختم نبوت کے حوالے سے دھرنا اور حکومت کی بدنیتی	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
48۔	اسلامی ممالک کا مشترکہ فوجی اتحاد اور زمینی حقائق	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
49۔	یروشلم پر کس کا حق ہے؟	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ، مومن محمود

کارِ تریاقی

کارِ تریاقی عامرہ احسان صاحبہ کے کالم کا مستقل عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت مختلف موضوعات پر اُن کے درج ذیل کالم شائع کئے گئے۔

1	عجب ہے سرکشی کا ایک عالم۔۔	2	کوفت سے کیا فائدہ؟
3۔	اپنے حصے کا فرض	4۔	راہبر مل گئے!
5	برق ستم	6۔	نیا چودھری
7۔	ڈھلیں گے یہ اندھیرے کیسے!	8۔	چراغ انجمن کوئی نہیں
9۔	محو حیرت ہوں	10۔	کیونکر خس و خاشاک سے دب جائے مسلمان
11۔	فلسفۂ اصلاح و فساد	12۔	اللھم صل علیٰ محمد
13۔	مانع علم و ہنر عمامہ نیست	14۔	تاب گفتار کہتی ہے، بس!
15۔	پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا	16۔	زور آور کے ظلم کا سایہ
17۔	خرید لی ہے فرنگی نے وہ مسلمانی	18۔	مل گئی اس کو جو بینائی!
19۔	بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن	20۔	کشتۂ افرنگیاں
21۔	آگہی زخم بن گئی	22۔	اس تیرگی میں
23	سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی......	24۔	اپنا اپنا فرض ادا کیجیے
25۔	سحر جنہیں نگل گئی	26۔	گرم ہے پھر جنگ اقتدار
27۔	خدا نے آج تک اس قوم کی......	28۔	پروانوں کی نادانی!
29۔	پاکیٔ داماں	30۔	یہ تیرے پُراسرار بندے
31۔	دور نجاست نہ ہو سکی۔	32۔	خوش رہے رحمان بھی
33۔	فی الحال صرف مادر پدر آزادی	34۔	مجھ کو تو گلہ تجھ سے ہے
35۔	فطرت کی تعزیریں	36۔	یہ عبرت کی جا ہے۔
37۔	مگر کاسہ نکل آیا......	38۔	زمانہ منتظر
39۔	شہادت گہ الفت	40۔	کیا یہ امتی ہیں؟
41۔	یہ انداز مسلمانی ہے!	42۔	مسلمان کدھر جائے؟
43۔	آزاد شو......	44۔	سبز صحیفۂ روشن!
45۔	اسے کیا لکھئے!	46۔	الحذر......الحذر!
47۔	ریموٹ کنٹرول	48۔	جہاں سے گرا تھا میں......!
49۔	پہلے اپنے پیکر خاکی میں......		

سیرت النبی ﷺ

11۔	میرے ماں باپ......	جسٹس شوکت عزیز صدیقی
12۔	فداک ابی وامی	انجینئر فیضان حسن
15	مطالعۂ سیرت مصطفیٰ ﷺ کی ضرورت	مولانا فضل الرحمن
31۔	سیرت رسول ﷺ اور عصری نصاب تعلیم	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
42۔	ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت	محمد سمیع
46۔	رسول اللہ ﷺ سے محبت کا معیار	مفتی محمد تقی عثمانی

48-	نبی اکرم ﷺ بحیثیت مدبر اور ماہر سیاست	مولانا مودودیؒ

حالاتِ حاضرہ

2-	کیا افغانستان کی قسمت کا دارومدار ٹرمپ پر ہے؟	سلمان رفیع
6-	شامی مہاجرین کا آنکھوں دیکھا حال	ابولبابہ شاہ منصور
10-	وحدت اُمت کا ثبوت!!	انور غازی
13-	دورِ حاضر میں معاشرے کی منصفانہ تشکیل	پروفیسر عبدالعظیم جانباز
14-	ردالفساد	محمد نعیم
16-	حقیقی گیم چینجر: اسلام کا نظام عدل اجتماعی	محمد سمیع
	ایاز قدر خود بشناس	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
18-	ہم کشمیریوں کا امتحان کب تک لیں گے	علی عمران شاہین
19-	چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی	محمد سمیع
23-	زعم دانشوری بمقابلہ زعم تقویٰ	ابوالحسن
24-	شامی مہاجرین اور ترک انصار	حافظ اسامہ علی
	احکم الحاکمین کا دربار عالی شان اور......	محمد سمیع
26	ہمارا میڈیا اور اشتہاری کمپنیاں	محمد سمیع
28	کشمیر کا پاکستان سے رشتہ کیا؟	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
29-	عبرت سرائے دہر ہے اور ہم ہیں دوستو!	محمد سمیع
	یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ اور ہم	محمد فہیم
31-	نواز شریف کا انجام ہمارے لیے باعث عبرت	حافظ عاکف سعید
	حقوق اور ترقی کے نام پر عورت کی تذلیل	انصار عباسی
	ایک انتباہ جو خاطر میں نہ لایا گیا	میجر سید حیدر حسن (ر)
34-	دامن کو ذرا دیکھ، ذرا بند قبا دیکھ	حافظ عاکف سعید
35-	ٹرمپ کی دھمکی پر قوم کا خوش آئند ردعمل	حافظ عاکف سعید
36-	روہنگیا مسلمانوں پر مظالم اور اسلام دشمن قوتوں......	حافظ عاکف سعید
	امریکہ سے دوستی کے تین ادوار	محمد سمیع
39-	پاکستانی وزیر خارجہ اور بھارتی زبان	حافظ عاکف سعید
	یمدھم فی طغیانھم یعمھون	اوریا مقبول جان
40-	مذہب کے ساتھ سنگین مذاق	حافظ عاکف سعید
42-	حالیہ امریکی تعاون، باعث مسرت یا باعث تشویش	حافظ عاکف سعید
43-	نصرت خداوندی سے بڑھ کر۔۔۔	حافظ عاکف سعید
	قادیانی اقلیت کیوں؟	مشتاق احمد قریشی
44-	الیکشن قوانین میں تبدیلی۔ ہوا کیا ہے؟	ڈاکٹر محمد مشتاق
45-	سعودی عرب میں سیاسی انتشار	حافظ عاکف سعید
47-	پاکستان کے ''ہمدرد'' دانشوروں کا اجتماع	محمد ایاز
48-	امریکی سفارت خانہ یروشلم منتقل کرنے کا اعلان	حافظ عاکف سعید

دین و دانش

1	سچی توبہ کی شرائط و انعامات	فریداللہ مروت
	باہمی تعلقات اور اسلامی ہدایات	مولانا اسرار الحق قاسمی
3-	حکم الٰہی سے اعراض	مولانا محمد اسلم
5-	علم کی فضیلت و اہمیت	فریداللہ مروت
	مسلمان پر قرآن مجید کے پانچ حقوق	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
7-	قساوت قلبی	مولانا محمد اسلم
	قائد کون؟	ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن
	احساس ذمہ داری اور غیر فعالیت	عبدالوہاب شیرازی
9-	اکرام مسلم	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
11-	انسان بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا	مہوش نواز
	اللہ سے سرکشی کا رویہ ترک کریں	محمد سمیع
13-	رحم دلی اعلیٰ اخلاقی صفت	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
15-	دل کو پاک کرنے کے طریقے	ابوعبداللہ
16-	جھوٹ کی تین قسمیں	مولانا محمد اسلم
17-	فیصلے کا دن بہت سخت ہوگا	ثمیرہ لیاقت
	زبان کی آگ	مولانا عبیداللہ
19-	خیانت	مولانا اسلم
20	استقبال رمضان	پروفیسر عبدالعظیم جانباز
21-	عمرہ کرنے والوں کے لیے احتیاطیں	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
	روزے کا مقصد اور حقیقت	پروفیسر ڈاکٹر نجیب الحق
22-	رمضان المبارک کے فضائل	مولانا ذوالفقار احمد
	روزہ دار کے لیے آفات	عبدالرزاق کوڈواوی
23-	روزے کی حقیقی روح اور مقصد	پروفیسر عبدالعظیم جانباز
	روزہ اور تزکیہ نفس	مشتاق ربانی
24-	دو روزے	سید ابوالحسن علی ندوی
	اعتکاف کی فضیلت اور اہمیت	ابوعبداللہ
	رمضان اور شب قدر	مفتی محمد شفیع
25-	عید کے دن کے احکام و مسائل	مولانا انعام اللہ
	رمضان کا آخری عشرہ: جہنم سے نجات	مفتی عبدالرؤف سکھروی
26-	اسلام پاکیزگی کا مذہب ہے	محمد اسلم شیخوپوری
27-	اسلام	محمد اسلم
	دل کی بیماریاں اور اس کا علاج	ڈاکٹر سعید
28-	بیماری کی صورت میں سنت اعمال	سلمان انیس
	بار بار حج کرنے والوں کے نام	نثار احمد خان
29-	فریضۂ حج اور اس کی شرائط	ابوحسین
30-	حج کی روح اور اس کا فلسفہ	حافظ عاکف سعید
	اعمال اور کردار کا محاسبہ	مولانا انعام اللہ
31-	کسب و معاش	مولانا رفیع الدین حنیف قاسمی
32-	اسلام کا فلسفۂ قربانی	ڈاکٹر محمد سعد صدیقی
	قربانی کی تاریخ	فریداللہ مروت
33-	عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت	راؤ محمد سہیل
	قربانی کے فضائل و مسائل	فریداللہ مروت
34-	بار بار حج کرنے والوں کے نام	محمد ایاز
35-	صدقہ اور قرض	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
36-	محرم الحرام سے ہجری سال کی ابتدا کیوں؟	محمد نجیب قاسمی
37-	حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں؟	محمد وقاص رفیع
38-	پے در پے حج و عمرہ نہ کرنے والوں کے نام	شیخ محمد نفیس
39-	بڑوں کی بڑی باتیں	محب الرحمٰن خٹک
40-	اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر	محمد نجیب قاسمی
	نکاح کی اہمیت	مولانا محمد اسلمؒ
41-	درود و سلام کے فضائل	حمادالرحمان ترک
42-	وہ کیسے اعضاء و جوارح ہیں جو اللہ کو نہ پہچانیں	مولانا عارف اللہ
44-	ماہ صفر المظفر: اسلام کی نظر میں	محمد نجیب قاسمی
45-	زہد کی اہمیت	مشتاق ربانی
46-	جھوٹ	مولانا محمد اسلمؒ
	فریضۂ اُمت: انسانیت کی بھلائی اور علماء......	نذیر یٰسین

تنظیم وتحریک

4۔ خراب کرگئی شاہین بچے کو صحبت زاغ — محمد سمیع

9۔ دین جتنا مضبوط ہوگا، آزمائش اتنی سخت ہوگی — شیخ محمود

19۔ پاکستان کی مذہبی جماعتیں — عبدالوہاب شیرازی

44۔ سالانہ اجتماع اور تزکیہ وتربیت کے اہم پہلو — انجینئر عمیر انور

فکر وطن

6۔ میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے — اُم عمار

14۔ قوم کی بچیاں ہوئیں برباد...... — پروفیسر جمعہ خان کاکڑ

32۔ لازوال قربانیوں کا ملک — پروفیسر عبدالعظیم جانباز

38۔ پاکستان میں شریعت محمدی ﷺ کا نفاذ — حافظ عاکف سعید

دین کے آئینی نفاذ کی وکالت...... — پروفیسر جمعہ خان کاکڑ

45۔ اے پاک وطن! تیرے ماضی اور حال پر رونا آیا — پروفیسر جمعہ خان کاکڑ

گوشۂ خواتین

1 اے میری بیٹی — ثمیرہ لیاقت

3 تعلیم نسواں اور بچوں کی تربیت — عبدالرحمان عمری

8۔ تعلیم نسواں اور ہماری ذمہ داریاں — حافظ محمد زاہد

14۔ حضرت فاطمہ ؓ صبر وشکر اور عبدیت کی پیکر — اُم عامر

متفرق مضامین

2۔ روشن خیالی یا تاریک خیالی — ڈاکٹر ضمیر اختر خان

4۔ مقصد حقیقی کی طلب میں مستقل مزاجی — مولانا عبدالستار حفظہ اللہ

5۔ ویلنٹائن ڈے: ایک بیہودہ رسم

9۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے — پروفیسر محمد حسین

10۔ لبرل ازم اور اس کے اثرات ونتائج — محمد فاروق

11۔ مولانا ابوالکلام آزاد کا صحافتی نظریہ — عبدالرشید عراقی

40۔ خلیفۂ راشد حضرت ابوبکرؓ کا خطبۂ اول

43۔ خطاب اقبال بہ نوجوان امت — ڈاکٹر نوید جمیل

یادرفتگاں

6 شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان — ابوعبداللہ

22۔ محمد فواد۔ خوش درخشید ولے شعلۂ مستعجل بود! — محمد رشید ارشد

نظمیں

2۔ ہدیہ عقیدت بہ رسالت مآب ﷺ — عبدالمالک مضطر

4۔ ماہ وسال — عظمیٰ نورین

12۔ دعا — خورشید عالم صدیقی

رودادیں رخصوصی رپورٹ

1۔ برما اور شام کے مظلوم مسلمان کے حوالے سے سیمینار قرآن آڈیٹوریم

8۔ آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس — اعلامیہ

14۔ ختم نبوت تربیتی کورس قرآن آڈیٹوریم

17۔ امیر تنظیم کی جمعیت کے صد سالہ عالمی اجتماع میں شرکت

18۔ کلیۃ القرآن لاہور کی سالانہ تقریب تکمیل بخاری شریف ودستار بندی

روداد علاقائی اجتماع زون جنوبی پاکستان

20۔ علاقائی اجتماع حلقہ لاہور

21۔ دورہ ترجمہ قرآن وخلاصہ مضامین کے پروگراموں کی فہرست

22۔ رجوع الی القرآن کورس کی اختتامی تقریب

35۔ کلیۃ القرآن میں 14 اگست کے حوالے سے مباحثہ

44۔ امیر تنظیم اسلامی کا پیغام......رفقائے تنظیم کے نام

47۔ سالانہ اجتماع 2017ء کی روداد

نامہ میرے نام

3۔ بنام امیر محترم — جمعہ خان کاکڑ

46۔ اہلیہ محترمہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا رفقائے تنظیم کے لیے پیغام

مطالعۂ کلام اقبال

مطالعہ کلام اقبال کے عنوان سے علامہ اقبال کے فارسی کلام کے چنیدہ حصوں کی تشریح کا سلسلہ 2017ء میں بھی جاری رہا جس کے تحت اقبال کے مجموعہ 'پس چہ باید کرد اے اقوام مشرق' میں نظم ''فقر'' کے اشعار کی تشریح شروع کی گئی اور اب 'مرد حر' کی تشریح جاری ہے۔

تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیاں

پنجاب

شمارہ	حلقہ/تنظیم	پروگرام	رپورٹ
2	گجرخان	جاتلاں کے زیراہتمام شب بیداری پروگرام	غلام سلطان
	ساہیوال	عریانی وفحاشی کے خلاف ریلی	جاوید اقبال
	لاہور شرقی	سہ ماہی فہم القرآن کورس	شکیل احمد
9	جنوبی پنجاب	امیر محترم کا دورہ	عبدالسمیع
	فیصل آباد	امیر محترم کا دورہ	
12	لاہور شرقی	ماہانہ دعوتی پروگرام	مجیب الرحمان
	لاہور غربی	سہ ماہی پروگرام	محمد یونس
	لاہور شرقی وغربی	شام کی صورت حال پر مشترکہ مظاہرہ	محمد یونس
	قرآن اکیڈمی ملتان	اسلامک ونٹر کیمپ 2016ء	شمیم انصاری
	عارف والا	سہ ماہی تربیتی اجتماع	عابد حسین
17	لاہور شرقی	ایک روزہ دعوتی وتربیتی پروگرام	عبدالمنان
	عارف والا	سہ ماہی تربیتی اجتماع	عابد حسین
	ساہیوال	منکرات کے خلاف ریلی	جاوید اقبال
30	فیصل آباد	دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام	رفیق تنظیم
	وہاڑی	سود کے خلاف مظاہرہ	مظہر الاسلام
	گجرانوالہ	ماہانہ تربیتی پروگرام	اعظم طفیل
	پنجاب شرقی	سہ ماہی تربیتی اجتماع	عابد حسین
	فیصل آباد	عیدملن پارٹی	ارشد علی
	فیصل آباد	تذکیر بالقرآن کورس کی تقریب تقسیم اسناد	ارشد علی
34	گجرانوالہ	امیر تنظیم کا دورہ	شاہد رضا
	لاہور شرقی وغربی	مشترکہ سہ ماہی اجتماع	محمد یونس
35	جوہر آباد	ایک روزہ دعوتی پروگرام	رفیق تنظیم
	پنجاب شرقی	نقباء وذمہ داران کے تربیتی اجتماعات	عابد حسین
38	پوٹھوہار	سہ ماہی تربیتی اجتماع	رفیق تنظیم
39	سرگودھا	ایک روزہ تربیتی اجتماع اور ریلی	رفیع الدین شیخ
	واہ کینٹ	دفتر اور مکتبہ کا افتتاح	طارق نعیم

سندھ

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
14	کراچی وسطی	کل رفقاء تربیتی اجتماع	عمر بن عبدالعزیز
17	کراچی جنوبی	سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد سہیل
37	کراچی جنوبی	سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد سہیل
38	کراچی	مشترکہ مظاہرہ بحق مسلمانانِ برما	عمر بن عبدالعزیز
48	سکھر	امیر محترم کا دورہ	نصر اللہ انصاری
48	کراچی جنوبی وشمالی	ٹرمپ کے یروشلم کے حوالے سے فیصلے کے خلاف مظاہرہ	رفیق تنظیم

خیبر پختونخوا

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
2	ملاکنڈ	سہ ماہی دعوتی وتربیتی اجتماع	شاہ وارث
8	خیبر پختونخوا جنوبی	امیر محترم کا دورہ	رفیق تنظیم
9	خیبر پختونخوا	نقباء کورس	رفیق تنظیم
12	باجوڑ شرقی	فہم دین پروگرام	لاہور خان
	خیبر پختونخوا	نقباء کورس	شمیم خٹک
17	خیبر پختونخوا	علاقائی اجتماع	شعبہ تعلیم وتربیت
26	ملاکنڈ	امیر محترم کا دورہ	شاہ وارث
30	KPK جنوبی	امیر حلقہ کا دورہ ضلع بونیر	رفیق تنظیم
35	بی بیوڑ/داروڑہ	مشترکہ سہ روزہ دعوتی پروگرام	ممتاز بخت

انگریزی مضامین

1	Rising Islamophobia in the West	Dr. Absar Ahmad
2	Israel End Injustice!	radianceweekly.in
3	The ongoing genocide of Rohingya Muslims in Myanmar	Times of India
4	The Donald J. Trump regime begins..	Khilafat Editorial Team
6	A True story of how a punk accepts Islam	narratcd by a sister
7	A man with a vision	Shahid Lone
8	A new war with a familiar aura	Khilafat Editorial Team
9	The imperial presidency of Trump......	Global Reasearch
10	Is Israel preparing for a new Middle East war	German Gorraiz Lopez
11	Cabinet approves steps for Fata's merger with KPK	APP
12	The Indian ballistic missile defence....	Nida Team
13	Israel military boldness internsifies as...	www.rt.com
14	The Secret playbook of internet trolls...	Global Research
15	Say no to cyber stalking	Zara Maqbool
16	Why trump is bombing Syria...	Vox News
17	Dropping the mother of all bombs..	Editorial Team
18	My personal experience	Khalid Amayreh
19	My personal experience ...	Khalid Amayreh
20	Mus'ab bin Umair (ra)	Ms.Ayesha
22	Ten Myths About Israel....	Global Research
23	From a former Agnostic	Adil Farooq
24	The External debt of Pakistan	Editorial Team
25	The Qatar- Saudi Rift...	Editorial Team
26	A page torn off the books of history....	Ibn e Abdul Haque
27	The Endgame: it is either one...	Khalid Amayreh
29	Ditching Muslims, Arabs, Palestinnians....	Dawn
30	The Role the Muslim Ummah has to play	Editoria Team
31	Meet the militant monk spreading....	Washington Post
32	Turkey rolls out new school curriculum	Dawn
33	Why Modern Intellectuals don't reach the Truth?	Aadil Farook
34	Power to the people...........	Dr. Ramzy
35	Burma: where were the Muslims	Khalid Baig
36	Why Trump won't start a war with North Korea	Mike Whitney
37	Consumerism in Islam	radianceweekly.in
38	Kashmir and Palestine	Goldie Osuri
39	Greater Kurdistan	Editorial Team
40	Israel's Dystopic Prison Initiative	Counter Punch
41	Weapons and Luxury Goods	Michel Chossudovsky
42	The Myths of the "Stateless Kurds" Ukraine's.....	SCF
44	Muslim Ummah Suicide in Instalments	Radiance Viewsweekly
45	The Israeli Lobby and the British Parliment	Guardian & Politico
46	Trump Administration threatens Palestinians	Counter Punch
48	The most awaited days.....	Nadir Aziz

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر رفیق تنظیم، کو اپنی بیٹی، عمر 27 سال، تعلیم مائیکروبیالوجی میں پی ایچ ڈی (جاری) کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0322-4077566

☆ لاہور میں مقیم آرائیں فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 23 سال، تعلیم ایم اے اسلامیات کے لیے دینی مزاج کے حامل برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ برائے رابطہ: 0321-6808992

☆ رفیق تنظیم کی بھانجی، بیوہ (شادی کے ڈیڑھ سال بعد شوہر کا انتقال ہوگیا)۔ عمر 28 سال 'D' فارمیسی، عالمہ کا تیسرا سال، شرعی پردہ کی پابند۔ شوہر کے انتقال کو تقریباً ایک سال ہوگیا ہے۔ رشتہ مطلوب ہے۔ برائے رابطہ: 0333-3047096

☆ بیٹا، عمر 25 سال، الیکٹرانک انجینئر، ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس، برسر روزگار اور بیٹی عمر 20 سال، زیر تعلیم ہجویری یونیورسٹی، دینی مزاج کے حامل، ہم پلہ رشتے درکار ہیں۔ برائے رابطہ: 0322-4178275

☆ کراچی میں رہائش پذیر شخص، عمر 74 سال، کو 50 تا 65 سال تک دینی مزاج کی حامل خاتون کا موزوں رشتہ درکار ہے۔ mycurative@gmail.com

انا للہ وانا الیہ راجعون — دعائے مغفرت

☆ حلقہ کراچی جنوبی، اختر کالونی کے بزرگ رفیق جناب امیر حسین وفات پا گئے۔

☆ حلقہ پنجاب شرقی، ساہیوال کے مبتدی رفیق شیخ محمد شریف وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0304-6414319

☆ حلقہ مالاکنڈ، بٹ خیلہ کے ملتزم رفیق قاری امیر رحمٰن کی والدہ وفات پا گئیں۔

☆ سرگودھا شرقی کے مبتدی رفیق قاری محمد اعظم کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0300-6049040

☆ پنجاب شمالی کے مبتدی رفیق عثمان انور کی والدہ انتقال فرما گئیں۔
برائے تعزیت: 0334-5003642

☆ پنجاب شمالی کے ملتزم رفیق عطاء المصطفیٰ جمیل کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0346-8200029

☆ حلقہ پنجاب شرقی حافظ محمد فیضان کے والد وفات پا گئے۔

☆ راولپنڈی، النور کالونی کے معتمد صوفی محمد صفدر کے داماد سید وسیم شاہ بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0333-5484170

☆ پنجاب شمالی کے ملتزم رفیق عبدالعزیز کے سسر وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0346-5256415

☆ پنجاب شمالی کے مبتدی رفیق عبدالحمید مغل کے چھوٹے بھائی وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0300-5371630

☆ پنجاب شمالی کے معاونین عبیداللہ شاہد ڈار اور حمزہ شاہد کے پھوپھا وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0345-8559855

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

Vol: 26 | Regd. No. C.P.L NO.114 | No.49

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

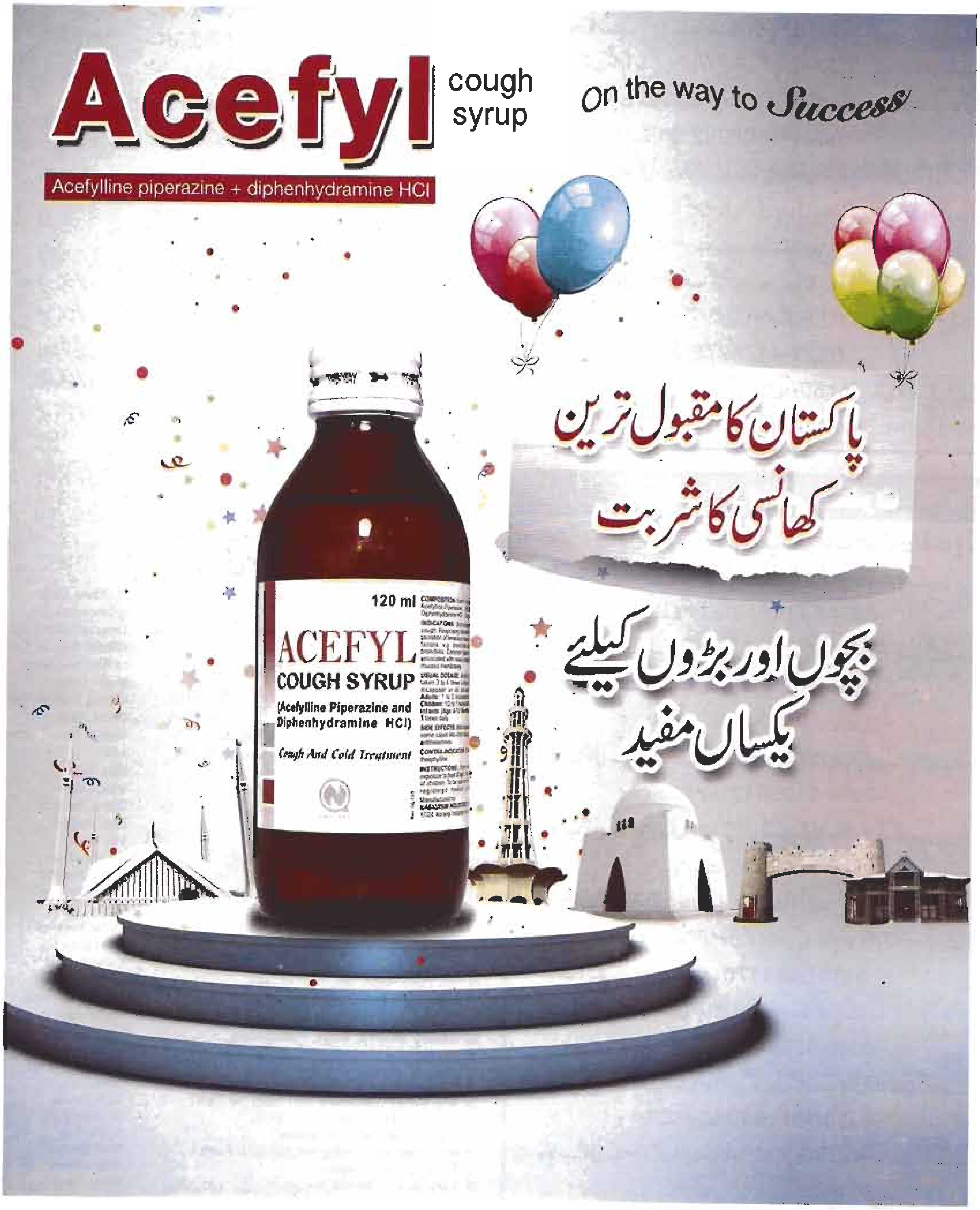

PHARMA

NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762

your Health our Devotion